www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

October, 1967



ماہنامہ

انوار الصوفیہ

نگرانِ اعلیٰ
جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب

مدیر اعلیٰ
غلام رسول گوہر

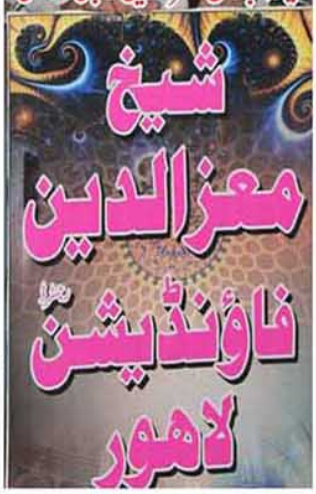
ضلع لاہور

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k



انوار الصوفیہ رسالہ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ
نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام ۱۹۰۴ کو شروع کروایا تھا
رسالہ انوار الصوفیہ کی ۴۲ جلدیں مہیا کرنے پر جناب محمد محمود
صاحب کا مشکور ہو اور ان رسائل کا سکین کا تمام کام شیخ
معزالدین فاؤنڈیشن کے بانی جناب پروفیسر محمد عاطف صاحب
نے کروایا ہے ،(بختیار حسین جماعتی) رسائل کی لسٹ درج ذیل ہے





1 1950 February	15 1965 March	29 1973 October
2 1950 March	16 1966 September	30 1973 November
3 1959 May June	17 1966 October	31 1974 February
4 1959 Sept October	18 1966 November	32 1974 April
5 1961 March	19 1967 October	33 1974 May June
6 1961 September	20 1968 October Nov	34 1974 July
7 1961 October Nov	21 1971 Agust	35 1974 May June
8 1962 April	22 1971 December 1972 Jan	36 1975 Agust
9 1962 January	23 1971 May	37 1975 July
10 1962 November	24 1971 July	38 1975 May
11 1962 December	25 1971 Semptember	39 1975 September
12 1963 March	26 1972 April	40 1976 Nov Dec
13 1964 May JUne	27 1973 January	41 1976 Sep Oct
14 1964 JUNE	28 1973 September	42 1977 March April

Youtube@SmFoundationpak https://www.facebook.com/smfoundationpak
https://archive.org/search?query=creator%3A"Bakhtiar+Hussain+Jamati"
http://ameeremillat.com.pk www.flickr.com/photos/91889703@N07
http://ameer-e-millat.com www.facebook.com/groups/alipurmureeds./
http://www.ameeremillat.com http://vimeo.com/user13885879/videos
http://www.haqwalisarkar.com www.jamaatali.blogspot.com
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009/06/
www.marfat.com www.maktabah.org

علی پور شریف کی ویڈیو YouTube پر دیکھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
YouTube Youtube@SmFoundationpak
علی پور شریف کی کتابیں انٹرنیٹ Scribd پر آن لائن پڑھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k/uploads
علی پور شریف کی کتابیں پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کے لیے نیچے والا لنک
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

علی پور شریف کی تصاویر انٹرنیٹ flickr پر دیکھنے کیلئے اس لنک پر کلک کریں
www.flickr.com/photos/34727076@N08/
علی پور شریف کی کتابیں موبائل پر حاصل کرنے کیلئے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں
بختیار حسین جماعتی 0323-5551982



www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بسرپرستی مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہم

بنظر عنایت حضرت مولانا الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ

بظل حمایت مولانا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہم علی پوری

ماہنامہ

انوار الصوفیہ قصور

جلد ۵۸ —— شمارہ ۱۳

بابت

اکتوبر ۱۹۶۷ء ۱۳۸۷ھ

ایڈیٹر:-

غلام رسول گوہر جماعتی

مدیر معاون:-

مولانا عبد العزیز نقشبندی مرتضائی قصوری

بدل اشتراک

سالانہ چندہ ۵/- روپے

معاونین سے ۱۰/- ״

سرپرست حضرات سے ۲۰/- ״

نوٹ:- بھارتی خریدار اپنا چندہ اس پتہ پر ارسال کریں:-

مولانا محمد طاہر صاحب مراد آباد۔ محلہ تمباکو والا

فہرست

کتاب پنج گنج

اگر کوئی صاحب جو زکوٰۃ کے مستحق ہوں کتاب پنج گنج زکوٰۃ سے حاصل کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل پتے سے ایک روپیہ برائے ڈاک خرچ ارسال فرما کر کتاب منگوا سکتے ہیں

پتہ:- حضرت مولانا الحاج محمد اویس صاحب لھوری۔ بقالیہ۔

وارڈ ۱۲ مکان ۱۸۱ ضلع مظفر گڑھ

○

اس دائرہ میں سُرخ نشان آپ کے چندہ ختم کی علامت ہے

براہِ مہربانی آپ اولیں فرصت میں مبلغ ۵/- روپے چندہ ارسال فرمائیں یا اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ وی۔ پی نہیں کیا جائے گا۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نعت شریف

اعلیٰ حضرت محی السنت فقیہہ اعظم مجدد دوراں مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہ

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا — صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا — مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا — بارہ برجوں سے جُھکا ایک اِک ستارا نور کا
ان کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا — سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا
عرش بھی فردوس بھی اِک شاہِ والا نور کا — یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا — نور دن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
پشت پر ڈھلکا سرِ نور سے شملہ نور کا — دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا — سر جُھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
تُو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا — سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
کیا بنا نامِ خدا اسریٰ کا دولہا نور کا — سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا
وصفِ رُخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا — قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا — تُو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا — ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں — کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/ www.scribd.com/user/23046328/bakhtiar2k

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک خطبہ، اخلاقی اعتبار سے انسان کے مختلف طبقے۔ قیامت دور نہیں

عن ابی سعید الخدری رضی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوٰۃ العصر ثم قام خطیبا فلم یترک شیئا یکون الی قیام الساعۃ الا اخبرنا بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ فکان فیما قال ان الدنیا خضرۃ حلوۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فناظر کیف تعملون الا فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وکان فیما قال الا لا یمنعن رجلا ہیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ قال فبکی ابوسعید فقال قد واللہ رأینا اشیاء فہبنا وکان فیما قال الا انہ ینصب لکل غادر لواء یوم القیامۃ بقدر غدرتہ ولا غدرۃ اعظم من غدرۃ امام عامۃ یرکز لواءہ عند استہ وکان فیما حفظنا یومئذ الا ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی فمنہم من یولد مومنا ویحیی مومنا ویموت کافرا الا ان منہم البطیء الغضب سریع الفیء ومنہم سریع الغضب سریع الفیء وشرہم سریع الغضب بطیء الفیء الا ان منہم حسن القضاء حسن الطلب ومنہم سیء القضاء حسن الطلب ومنہم حسن القضاء سیء الطلب فتلک بتلک الا ان منہم السیء القضاء السیء الطلب الا وخیرہم الحسن الطلب الا وان الغضب جمرۃ فی قلب ابن آدم اما رأیتم الی حمرۃ عینیہ وانتفاخ اوداجہ فمن احس بشیء من ذلک فلیلصق بالارض قال وجعلنا نلتفت الی الشمس ہل بقی منہا شیء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انہ لم یبق من الدنیا فیما مضی منہا الا کما بقی من یومکم ہذا فیما مضی منہ۔

(حدیث حسن ترمذی)

ابو سعید خدری رضی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز عصر پڑھائی۔ پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ سو جو چیز قیامت تک ہونے والی ہے آپ نے اس کی ہم کو خبر دی۔ جس نے یاد رکھی۔ اس کی یاد رہ گئی اور جس نے بھلا دی تو بھلا دی۔ جو کچھ آپ نے فرمایا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ دنیا سبز ہے، میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس میں اپنی نیابت بخشی ہے وہ دیکھتا ہے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔ خبردار دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور اس (خطبہ) میں یہ بھی فرمایا تھا کہ دیکھنا کسی شخص کو لوگوں کا خوف حق گوئی سے باز نہ رکھے جب کہ اس کو معلوم ہو اور یہ بیان کرتے

bakhtiar2k@gmai.com https://vimeo.com/user13885879 https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.flickr.com/photos/34727076@N08/ www.marfat.com Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com
www.ameeremillat.org
http://ameeremillat.com.pk/
www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہوئے) ابوسعیدؓ رو پڑے اور کہنے لگے۔ بخدا ہمیں ایسے واقعات
پیش آئے کہ ہم (لوگوں سے) خوف کھا گئے۔ اور اس خطبہ
میں یہ بھی فرمایا کہ روزِ قیامت ہر غداری کرنے والے کے
لئے جھنڈا نصب کیا جائے گا اور امامِ کل کے ساتھ غداری
سے بڑھ کر کوئی غداری نہیں ہے۔ اس کا جھنڈا اس کی
شرمگاہ کے پاس کھڑا کیا جائے گا۔ اور اس دن کی ہماری
یادداشت میں یہ بھی ہے کہ (آپؐ نے فرمایا تھا) دیکھو
کہ بنی آدم کے مختلف طبقے بنائے گئے ہیں۔ ان میں بعض وہ
ہیں کہ ایمان پر پیدا ہوئے۔ ایمان پر زندہ رہے۔ ایمان پر
مرے۔ اور بعض وہ ہیں کہ کافر پیدا ہوئے۔ کفر پر مرے۔
اور بعض وہ ہیں کہ ایمان پر پیدا ہوئے اور ایمان پر زندہ
رہے اور کفر پر مرے اور ان میں سے بعض وہ ہیں کہ کافر
پیدا ہوئے۔ کفر پر زندہ رہے اور ایمان پر مرے۔

دیکھو بعض ان میں سے وہ ہیں کہ ان کو غصہ دیر سے
آتا ہے اور جلد اُتر جاتا ہے۔ اور بعض ان میں سے وہ
ہیں کہ ان کو غصہ جلد آتا ہے اور جلد اُتر جاتا ہے۔ تو یہ معاملہ
برابر برابر کا ہے۔ دیکھو بعض ان میں سے وہ ہیں کہ ان کو
غصہ جلد آتا ہے اور دیر سے اُترتا ہے۔ دیکھو بہتر ان میں
سے وہ ہے کہ جس کو غصہ دیر سے آتا ہے اور جلد اُتر جاتا
ہے۔ اور ان میں بُرا وہ ہے کہ جس کو غصہ جلد آتا ہے اور دیر
سے اُترتا ہے۔

دیکھو بعض ان میں ایسے ہیں جو (قرض) اچھی طرح
سے ادا کرتے ہیں اور (مقروض سے) طلب اچھی طرح سے (یعنی
نرمی سے) کرتے ہیں اور بعض ان میں سے ادا کرنے میں اچھے
ہیں اور طلب کرنے میں بُرے ہیں۔ سو یہ ادلا بدلا ہو گیا۔ دیکھو
بعض ان میں سے ادا کرنے میں بُرے ہیں طلب کرنے میں بھی
بُرے ہیں۔ دیکھو بہتر ان میں سے وہ ہے جو ادا کرنے میں بھی
نیک ہو۔

دیکھو غصہ ابنِ آدم کے دل میں آگ کی چنگاری ہے
جب تم اس کی آنکھوں کو سُرخی کی طرف مائل دیکھو اور اس
کی (گردن کی) رگوں کو پھولتا دیکھو۔ تو کوئی (اپنے میں) یہ
کیفیت محسوس کرے تو اس کو زمین کے ساتھ چپٹ جانا چاہئیے
(تاکہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے) (ابوسعید خدریؓ بیان کرتے
ہیں) ہم آفتاب کی طرف دیکھنے لگے کہ اس میں کچھ (ڈوبنے
سے) باقی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
آگاہ ہو جاؤ گذری ہوئی دنیا میں کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ مگر
اتنا ہی جو تمہارے دن میں سے باقی ہے۔

پیشین گوئیاں

کتبِ احادیث کے ابواب الفتن میں پیشین گوئیوں
اور قیامت کی نشانیوں کا ذکر ساتھ ساتھ آیا ہے۔ یہ
نشانیاں عہدِ صحابہؓ میں بھی ظاہر ہونے لگی تھیں اور آئندہ ان
کا سلسلہ خدا کو معلوم ہے کہ کب تک چلتا رہے۔

غزوہ خندق کے موقع پر جب خندق کھودتے ہوئے
ایک سخت چٹان حائل ہو گئی اور صحابہؓ اس کو نہ توڑ سکے۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرب لگا کر چٹان کے
ٹکڑے کر دیئے تھے۔ تو آپؐ نے تین ضربیں لگائی تھیں ہر
ضرب کے بعد ایک چنگاری اُڑتی تھی اور آپؐ ہر بار نعرہ
لگاتے تھے۔

"وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ

bakhtiar2k@gmai.com
https://vimeo.com/user13885879
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
www.flickr.com/photos/34727076@N08/
www.marfat.com
Flickr: Bakhtiar2k

www.ameeremillat.com http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/ www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

لکلمتہ وھو السمیع العلیم۔ (انعام ع ۱۴)

اور تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف سے پوری ہوئیں اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور وہی سننے جاننے والا ہے۔

بعض صحابہؓ کے استفسار پر فرمایا۔

"جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو کسریٰ کے شہر اور ان کے اردگرد میرے سامنے کردیئے گئے۔ یہاں تک کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے ان کو دیکھا۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یارسولؐ اللہ دعا کیجئے کہ وہ فتح ہوں۔ آپؐ نے دعا فرمائی پھر فرمایا دوسری ضرب میں قیصر کے شہر اور اس کے آس پاس کے مقامات دیکھے۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ ان کی فتح کی بھی دعا فرمایئے۔ آپؐ نے دعا فرمائی۔ پھر ارشاد ہوا کہ تیسری ضرب میں حبشہ کے شہر اور گاؤں نظر آئے پھر فرمایا حبشہ والے جب تک تم سے تعرض نہ کریں تم بھی تعرض نہ کرو اور ترکوں کو اس وقت تک چھوڑ دو جب تک وہ تم سے باز رہیں (نسائی کتاب الجہاد)

کسریٰ کا فارس اور قیصر کی سلطنت کا حصہ شام عہد فاروقی میں فتح ہوگئے۔ اور عہد بنی امیہ میں قیصر اپنے تمام ایشیائی اور افریقی مقبوضات سے محروم ہوگیا۔ پھر عثمانی ترکوں نے یورپ میں بھی اس سلطنت کو ختم کردیا۔ حبشہ نے آج تک مسلمانوں سے تعرض نہیں کیا۔ اس لئے مسلمانوں نے اپنے عہدِ جلال میں بھی اس کی طرف رُخ نہیں کیا۔ چنگیز و ہلاکو کے جھنڈے کے نیچے منگولوں اور ترکوں نے اسلامی سلطنتوں پر حملہ کیا۔ پھر انہی کی نسل اسلام کی پاسبان بن گئی۔

قیصر و کسریٰ کی تباہی کی پیشین گوئی

اسلام کا آغاز بے سروسامانی کے ساتھ ہوا عین اس وقت کہ مسلمانوں پر ہر طرف سے اعدائے اسلام کی یورش تھی اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں پورے جاہ و جلال سے دنیا پر چھائی ہوئی تھیں۔ اور بظاہر ان کے زوال کے آثار نہ تھے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی۔

"اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ (بخاری وصحیح مسلم)

جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو پھر دوسرا قیصر نہ ہوگا۔ آج چودھویں ہجری صدی ختم ہونے کو ہے۔ فارس سے کوئی کسریٰ نہ اٹھا۔ آخری قیصر عثمانی ترکوں کے ساتھ لڑتا ہوا ایا صوفیہ کے سامنے مارا گیا عیسائی انتظار کرتے کرتے تھک گئے۔ مگر ایا صوفیہ کی شق ہوتی دیوار سے اسقف باہر نہیں نکلا۔

فرمایا۔

"یصبح الرجل مومنًا ویمسی کافرًا ویمسی مومنًا ویصبح کافرًا۔ یصبح محرمًا لدم اخیہ وعرضہ ومالہ ویمسی مستحلاً لہ ویمسی محرمًا لدم اخیہ وعرضہ ومالہ ویصبح مستحلاً لہ (ترمذی۔ فتن)

صبح کے وقت آدمی مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ صبح کے وقت اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور شام کو اسے حلال جاننے لگے گا۔ اور شام کے وقت

bakhtiar2k@gmai.com https://vimeo.com/user13885879 https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.flickr.com/photos/34727076@N08/ www.marfat.com Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور صبح کے وقت اس کو حلال جاننے لگے گا۔

ہم اپنے ملک کے ہر روزانہ اخبار کے ہر صفحہ پر بلکہ ہر کالم پر قتل، ڈکیتی، جیب تراشی، چوری، اغوا کی کئی کئی خبریں پاتے ہیں۔ یہ ایک عالم اسلام کا ایک ملک ہے۔ قاتل، مقتول، ظالم، مظلوم، ضرر پہنچانے والا، ضرر اٹھانے والا، عصمت لوٹنے والا . . . . . اور جس کی عصمت لوٹی گئی وہ سب کے سب کلمہ گو مسلمان۔ جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ کیا عجب صبح کو مسلمان شام کو کافر، شام کو مسلمان صبح کو کافر" کا مفہوم یہی ہوا۔ عراق و شام کی اسلامی مملکتوں میں آئے دن جو ہو رہا ہے اور شہ نشینوں سے اہلِ اقتدار کو کھینچ کھینچ کر قتل کیا جا رہا ہے۔ "الامان"

فرمایا:۔

"من ورائکم ایاما یرفع فیہا العلم ویکثر فیہا الحرج" قالو یا رسول اللہ ما الحرج" قال القتل (ترمذی۔ ابواب الفتن)

تمہارے بعد ایسے دن آئیں گے کہ ان میں علم اٹھ جائے گا اور ہرج بہت ہوگا۔" صحابہؓ نے پوچھا "یا رسول اللہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا قتل ہی قتل۔ ہمارا زمانہ قرب قیامت کا زمانہ ہے اور یہ حدیث ابواب الفتن کی ہے۔ تو کیا واقعی علم اٹھ گیا۔ علم کا چرچا تو اتنا ہے کہ کبھی نہ تھا۔ یونیورسٹی پر یونیورسٹی ہر ملک کے ہر صوبہ میں کھلتی جا رہی ہے بلکہ ملک کے ایک حصہ میں کئی کئی یونیورسٹیاں ہیں۔ مگر یہ آج کل کا علم ہی کہاں کا علم ہے۔ نسلیں جس قدر پڑھتی جا رہی ہیں۔ اتنا ہی خوفِ خدا، خوفِ قیامت سے بیگانہ ہوتی جا رہی ہیں۔ قرآن نے تو اہلِ علم کی تعریف یہ کی ہے۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

خدا سے تو اہلِ علم ہی ڈرتے ہیں۔ جو علم خدا اور آخرت کو بھلا دے وہ جہل ہے۔

فرمایا:۔

اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ (ترمذی۔ ابواب الفتن)

جب میری امت میں تلوار رکھی جائے گی (آپس میں تلوار چلنے لگے گی) تو پھر قیامت تک اس سے اٹھائی نہ جائے گی۔ (یعنی تلوار چلتی ہی رہے گی)

اس امت کی تلوار پہلی بار حضرت عثمانؓ کے خونِ ناحق سے رنگین ہوئی۔ اور آج تک خونِ مسلم سے رنگین ہو رہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ نے اپنی امت کے لئے تین باتوں کے لئے دعا فرمائی تھی۔ دو باتیں منظور ہوئیں مگر تیسری منظور نہ ہوئی۔ وہ تیسری یہ تھی:۔

"وسألته ان لا یذیق بعضہم باس بعض فمنعنیہا"

اور میں نے سوال کیا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو ضرر نہ پہنچائیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔

دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے جواب میں فرمایا:۔

"حتی یکون بعضہم یہلک بعضا ویسبی بعضہم بعضا

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/28646328/bakhtiar2k

بعضا (رحسن ترمذی)

یہاں تک کہ ان کے بعض ہلاک کریں گے بعض کو اور بعض ان کے بعض کو قیدی بنائیں گے۔

سو یہ سب کچھ باہم قتل و غارت اور قید و بند شہادت عثمانی کے بعد شروع ہوا اور آج تک جاری ہے۔

امانت و دیانت کا اُٹھ جانا

حذیفہؓ بیان کرتے ہیں۔۔۔۔

حدثنا ان الامانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنۃ ثم حدثنا عن رفع الامانۃ فقال ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ فیظل اثرھا مثل اثر المجل کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفطت فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا وحتی یقال للرجل ما اجلدہ ما اظرفہ ما اعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان (ترمذی ۔ ابواب الفتن)

بیان فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی ہے۔ پھر قرآن نازل ہوا تو انہوں نے اس کو قرآن سے سیکھا۔ اور سنت سے سیکھا۔

پھر آپؐ نے ہم سے امانت اُٹھ جانے کے بارے میں فرمایا کہ "آدمی ایک بار سوتا ہے تو امانت اس کے دل سے چھن جاتی ہے۔ اس کا اثر نقطہ کے برابر رہ جاتا ہے۔ پھر سو جاتا ہے تو امانت قبض کر لی جاتی ہے۔ اس کا اثر آبلہ کا سا رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ پتھر اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ اور وہ آبلہ ڈال دے۔ تو دیکھتا ہے کہ وہ اُبھرا ہوا ہے۔ اور اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہے"۔

پھر آپ نے ایک پتھر لے کر اپنے پاؤں پر لُڑھکا دیا پھر فرمایا۔

"پس لوگ صبح ہوتے ہی خرید و فروخت کریں گے کوئی شخص امانت ادا کرنے کے قریب نہ پھٹکے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں خاندان میں ایک امانت دار ہے۔ اس کے بارے میں تعجب سے کہا جائے گا کہ کس چیز نے اس کو صاف ہمت دی اور عاقل بنا دیا۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہ ہوگا۔"

یہ پیشین گوئی اس دور پر کتنی صادق آ رہی ہے۔ آج زندگی کے ہر شعبہ میں لوگوں سے امانت و دیانت غائب، خود غرضی، طمع و حرص نے پورے معاشرہ کو داغدار بنا دیا۔

از بقیہ ص۱۲۱ سے آگے ملاحظہ ہو

اور اس پر اجابت کا بھی مژدہ دیا ہے۔ ادعونی استجب لکم مجھ سے دعا کرو میں قبول فرماؤں گا۔ یہ بھی ایک محبت الٰہی کا بڑا واسطہ ہے۔ اور یہی تہذیب الاخلاق کے متعلق بہت سے علوم قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ بنظر اختصار یہاں چند سطور پر بطور نمونہ اختصار کیا گیا ہے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بحضور قبلۂ عالمؒ

(حضرت مولانا صوفی کلیم صاحب جماعتی نقشبندی حیدرآبادی)

ہاں اے غمِ فراق گوارا کروں گا میں ۔۔۔ تیرے بغیر جی کے بھلا کیا کروں گا میں

ثابت قدم رکھے مجھے اللہ عشق میں ۔۔۔ دل دے چکا ہوں جان کا سودا کروں گا میں

دل اِک ہی کیا ہے سینکڑوں مجھ کو خدا جو دے ۔۔۔ شاہ جماعت آپ پہ وارا کروں گا میں

سُرمہ بناؤں خاکِ کفِ پا کو آپ کی ۔۔۔ ہر نقشِ پا پہ آپ کے سجدا کروں گا میں

بیمار ہوں میں آپ کا زخموں سے چُور ہوں ۔۔۔ اس بے کسی میں کس کو مسیحا کروں گا میں

میں داستانِ درد سُناؤں کسے حضور ۔۔۔ کس کے حضور عرضِ تمنّا کروں گا میں

سر مستیٔ جنونِ محبّت کی خیر ہو ۔۔۔ راہِ طلب میں سر کی نہ پروا کروں گا میں

بابِ حرم کے ساقی کے جلووں سے مست ہوں ۔۔۔ برپا نہ بزمِ ساغر و مینا کروں گا میں

گو آپ پردہ پوش ہیں دنیا کی آنکھ سے ۔۔۔ نظارۂ جمال بہر جا کروں گا میں

ہے پارہ پارہ گو مرا قلبِ حزیں کلیم
احسان طبیب کا نہ گوارا کروں گا میں

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مدیر

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلامُ

دنیا میں کئی مذاہب و ادیان ہیں۔ ہر ایک اپنی سچائی و صداقت کا دعوے کرتا ہے اور اپنی اس سچائی و صداقت پر دلائل و براہین پیش کرتا ہے۔ لیکن جو حقانیت مذہب اسلام کو حاصل ہے۔ وہ کسی مذہب کسی پنتھ، کسی مت، کسی دھرم، کسی دین کو نہیں یہ دعوے اسلام کا آج سے نہیں بلکہ ساڑھے تیرہ سو سال سے ہے۔ اور اس دعوے پر اسلام نے ہر مذہب اور ہر دین والے کو چیلنج دیا ہے کہ اگر کوئی دین سچائی کا دعوی دار ہے تو آئے اور موازنہ ومقابلہ کرے اور جس اعلیٰ پہلو سے ٹکرانا چاہے ٹکرائے۔ علمی مباحث تدبیر منزل تہذیب الاخلاق سیاست مدنیہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر امن و ترقی صلح و آشتی شجاعت ومردانگی نیک نیتی و نیک کرداری خوش خلقی وخوش اخلاقی رفاہ عام امداد باہمی اتحاد و اتفاق اندرونی مناقشات کا حل دوسرے ممالک سے صنعت و ترقی کی راہیں جہاد کی اہمیت اور فلسفی غرض کوئی پہلو نہیں جس کو اسلام نے ادھورا یا پلپلا چھوڑا ہو۔ ہر پہلو کو کما ینبغی اوج قصوی تک پہنچایا ہے جو کلام الٰہی اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و اقوال وافعال صحابہ رضوان اللہ تعالے اجمعین سے عیاں اور نمایاں ہے۔ علمی مباحث کو چونکہ عوام نہیں سمجھ سکیں گے اس لئے ان کو بالائے طاق رکھتے ہوئے باقی شقوں کو عرض کرتا ہوں۔ (مثلاً علم التواضع) وہ یہ کہ انسان کی گفتار، رفتار، لباس، وضع مہذب ہو ناک بھوں چڑھائے نہ رہنا چاہیئے۔ انداز گفتگو بھی بہت شائستہ اور نرمی سے ہو۔ اس علم کا قرآن پاک میں بہت کچھ ذکر ہے۔ ازاں جملہ یہ آیات ہیں:-

ولا تصعر خدك للناس ولا تمش فی الارض ان اللہ لا یحب کل مختال فخور واقصد فی مشیك واغضض من صوتك ان انکر الاصوات لصوت الحمیر

کہ لوگوں کے سامنے گال نہ پھلا۔ یعنی متکبرانہ صورت نہ بنا۔ زمین پر اتراتا ہوا اکڑتا ہوا نہ چل کیونکہ اللہ تعالے جد مجدہ کو کوئی بھی اترانے والا فخر کرنے والا پسند نہیں۔ اور درمیانہ چال چلا کر اور بات بھی نرم اور پست آواز سے کیا کر۔ کیونکہ آواز میں مکروہ آواز گدھے کی آواز ہے۔ مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسند ہے۔ اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے۔ گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے۔ نبی کریمؐ کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت بولنے کو ناپسند رکھتے تھے۔ اسی مضمون کو خداوند عالم نے پندرہ پارہ میں بھی بیان فرمایا ہے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/ www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق
الارض ولن تبلغ الجبال طولا کل ذلک کان سیئہ
عند ربک مکروھا

زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو۔ دھماکے سے چلنے سے زمین کوئی پھاڑ نہیں سکتا اور نہ پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ غرور وتکبر کو ترک کریں۔ اور عجز و انکسار اختیار کریں۔ انسان ایسا ضعیف و عاجز ہے کہ نہ تو وہ دب کر چلنے کے وقت زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور دوسرا اونچا کر کے چلنے کے وقت پہاڑوں کی اونچائی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ جب کہ انسان کی ایسی حالت ہے تو غرور اور تکبر شایان حال نہیں ہے۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں بری ہیں وہ سب تمہارے رب کو ناپسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا ذکر فرماتا ہے۔

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا
واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں (اطمینان و وقار کے ساتھ متواضعانہ شان میں نہ متکبرانہ طریقہ پر جوتہ کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے۔ اور شرع نے اس کو منع فرمایا ہے) اور جب جاہلوں سے بات کرتے ہیں (اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلاف ادب و تہذیب بات کہتے ہیں) تو کہتے ہیں بس سلام۔ یہ سلام متارکت ہے جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں۔ یا یہ معنی کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں اس مقام پر امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک دو واقعات ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جن سے ان کی تواضع اور انکساری کا حال معلوم ہو جائے گا۔ یہ سب اسلام کی برکت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سال رمادہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک چمڑے کے تھیلے میں کھانے کا سامان بھرا ہوا پیٹھ پر دھرے ہیں۔ روغن زیتون کا برتن ہاتھ میں ہے اور جلدی جلدی ایک سمت چلے جاتے ہیں۔ اسلم ان کا غلام بھی اس محنت میں ان کا شریک ہے۔ گرمی کی شدت ہے۔ آقا اور غلام دونوں پسینہ پسینہ ہو رہے ہیں۔ مجھے تعجب ہوا کہ اس جلتی اور جھلستی دوپہر میں امیر اسلام ہو کے اس شخص کو کیا سمائی ہے جو دھوپ اور لو میں چلا جاتا ہے۔ آخر میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا چلتے چلتے ہم لوگ چشمہ ضرار پر پہنچے۔ وہاں بنی محارب کے بیس خانہ بدوش مجھے نظر پڑے ان کے آنے کا سبب ان سے پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ قحط و مفلسی اور پیٹ کا دوزخ انہیں یہاں کھینچ لایا ہے۔ اس مقام کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا کہ فاروق اعظمؓ کو اس ردمی سے ان کے آنے کی خبر ہو چکی تھی۔ اسی لئے آپ بیتاب ہو کر آگ برستے میں نکل کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے ان لوگوں کی دلداری کی اور تسلی و تشفی کی۔ اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کے انہیں کھلایا اور لباس اور طعام سے لدے ہوئے اونٹ ان کو دے کر رخصت کیا۔ خدا تعالیٰ فاروق اعظمؓ پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرمائے۔

شام کے سفر سے واپس آ کے ایک دن شہر میں دریافت حال کے لئے گشت کر رہے تھے کہ جاتے جاتے

bakhtiar2k@gmai.com https://vimeo.com/user13885879 https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.flickr.com/photos/34727076@N08/ www.marfat.com Flickr: Bakhtiar2k

www.ameeremillat.org http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com
www.ameeremillat.org
http://ameeremillat.com.pk/ www.scribd.com/user/28646328/bakhtiar2k

ایک بڑھیا کے خیمہ کے پاس سے گذر ہوا سُنا کہ وہ بڑھیا کہہ رہی تھی "خدا عمر سے سمجھے کہ خلیفہ ہوگئے میری خبر نہیں لیتا"۔ آپ کو سناٹا آگیا ڈرتے کانپتے اس کے پاس پہنچے۔ اور کمال زاری اور لجاجت سے پوچھا کہ نیک بخت تُو عمر سے کیوں ناراض ہے؟ بڑھیا نہیں جانتی تھی کہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہی ہیں۔ بولی جب سے وہ خلیفہ ہوا ہے۔ میں اس کی ایک کوڑی سے بھی میں نے نفع نہیں پایا۔ جناب فاروق اعظم رضی اللہ نے جواب دیا کہ مائی تم پڑی بھی تو ایسے دُور دراز گوشہ میں ہو کہ غریب عمر کو تمہارے حال کی خبر نہیں ہوسکتی۔ بڑھیا نے جواب دیا کیا خوب پھر خلیفہ یونہی بن بیٹھا ہے اسے تو مشرق مغرب جنوب اور شمال سب کی خبر ہونی چاہیئے نہیں تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دے گا۔ بادشاہ کا فرض ہے اپنی رعیت میں سے ایک ایک آدمی کے حال کی خبر رکھے۔ ورنہ وہ مستحق بھی نہیں ہے کہ رعیت بجز متنفس اس کی اطاعت کرے اور اس کی سُنے۔

جناب فاروق اعظمؓ نے بڑھیا کا یہ کلام سُن کر سر پیٹ لیا اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے کہ ہائے عمر اب تو کہیں کا نہ رہا۔ ارے تجھ سے تو یہ بڑھیا ہی بڑی سمجھدار اور فقیہ ہے یہ تو اپنی ناراضی کے باعث تیری عاقبت بگاڑ دے گی تُو ہے کس بھروسہ میں۔ آخر اس بوڑھیا کی خوشامد کرنے لگے۔ ۲۵ دینار اس کی نذر کرکے اس کی خوشنودی خرید لی۔ اور ہاتھ جوڑ جوڑ کے اپنا قصور معاف کرایا۔ ابھی بڑھیا کی سمجھ میں نہیں آیا ہے کہ خود بدولت یہی ہیں۔ دونوں میں معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ناگاہ جناب علی مرتضیٰؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہاں آگئے۔ آپ کو دیکھتے ہی جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اسلام علیکم یا امیر المومنین"۔

اب بڑھیا کا ماتھا ٹھنکا۔ اور اپنا سر پیٹ کر بولی۔ ہائے میری کم بختی میں نے بالمشافہ امیر المومنین کو بُرا بھلا کہہ دیا پچھتاتی تھی اور کفِ افسوس ملتی تھی۔ حضور اقدس بڑھیا کا یہ حال دیکھ کر اور بھی پریشان ہوگئے۔ اس کو تسلی دی اور فرمایا میں تیرے احسان کا ممنون و مشکور ہوں کہ تُو نے مجھے یہیں خبردار کر دیا۔ اگر قیامت کے دن مجھ پر دعویٰ کر دیتی تو میں کہیں کا نہ رہا تھا۔ اس دن میری بڑی بدنامی ہوتی۔ اب تو کسی طرح نہ گھبرائیو خدا تجھ پر رحم کرے گا۔ کیونکہ تُو نے عمر پر رحم کیا ہے۔ پھر اسی وقت آپ نے ایک پرچہ کاغذ منگایا اور اس پر اپنے ہاتھ سے یہ لکھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عمر نے فلاں بڑھیا کی خصومات جو اس کی خلافت کے پہلے دن سے آج تک ہوں ۲۵ دینار میں خرید لیں۔ زرِ ثمن ادا کرکے یہ رسید لکھالی۔ اب اگر وہ قیامت کے دن دعویٰ کرے تو عمر اس سے بری ہے فقط"

اس دستاویز پر جناب مرتضیٰ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے اپنی اپنی گواہیاں کیں جب یہ دستاویز اس طرح مکمل ہو چکی تو فاروق اعظمؓ نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کرکے درخواست کی کہ حضرت اگر میں آپ کے سامنے مرجاؤں تو اس پرچہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔

ان مذکورہ بالا واقعات سے خلیفۃ المسلمین امیر المومنین کے تواضع و انکساری کا علم بھی آپ کو ہوگیا۔ اس کے علاوہ رفاہِ عام اور امداد باہمی کا مسئلہ بھی خوب واضح ہوگیا۔ لیکن یہ تواضع و انکساری محض اسلامی بھائیوں کے ساتھ ہوا کرتی تھی۔ منافقوں، کافروں، مشرکوں، اعدائے اسلام کے ساتھ ایسی روا داری کیلئے سمانہ اسلام نے

bakhtiar2k@gmai.com https://vimeo.com/user13885879
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.flickr.com/photos/34727076@N08/
www.marfat.com Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org | www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646326/bakhtiar2k

حکم دیا ہے اور نہ اہلِ اسلام نے اعداء سے موالات مداہنت سے منع فرمایا ہے

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

جنہوں نے منعم حقیقی کے احسانات کو پس پشت ڈال دیا۔ ان کے ساتھ احسان کرنا یا ان کو رعائتیں دینا اہلِ اسلام کے گلے پر چھری دھرنا ہے اور دشمنوں کی قوت کو بڑھانا ہے جس سے اسلام نے منع فرمایا ہے۔

تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم

صحابہ کرام رضی نے اس پر بھی پورا پورا عمل کر کے دکھایا۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ کا کاتب ایک نصرانی تھا۔ آپ نے نصرانی اپنا کاتب کیوں رکھا۔ آپ نے یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصاری اولیاء آیت نہیں پڑھی۔ اللہ تعالے ان کو ذلیل فرماتا ہے۔ آپ ان کو عزت نہ دیں۔ خدا تعالے ان کو دور کرتا ہے آپ ان کو قریب نہ کرو۔

ابو موسیٰ رضی نے جواب دیا۔ اس نصرانی کے بغیر ملک بصرہ کا کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے مسلمانوں میں اس قابلیت کا آدمی دستیاب نہیں ملتا۔

حضرت عمر رضی اللہ نے جواب میں لکھا النصرانی مرگیا والسلام یعنی بالغرض نصرانی مر گیا۔ پھر جو انتظام اس وقت کرو گے اب کرلو۔

آیت کریمہ اشداء علی الکفار جس وقت نازل ہوئی صحابہ کرام رضی کفار و منافقین کو اس قدر مبغوض سمجھتے تھے کہ ان کے کپڑے کے ساتھ اپنا کپڑا اور ان کے بدن کے ساتھ اپنا بدن تک نہیں لگنے دیتے تھے۔

موجودہ زمانہ میں بعض ہمارے بھائی مسلمانوں کی بجائے غیر مسلموں سے خرید و فروخت کو ترجیح دیتے رہے۔ اور انہیں کا دم بھرتے رہے۔ حکومت نے بھی بعض غیر مسلموں کو بڑے بڑے عہدوں پر مقرر کر رکھا ہے۔ اور مسلمان بیچارے روٹی سے بھی عاجز ہیں۔ حالانکہ اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اور ان ہی کی ہمت سے پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ اس تناسب سے بھی ان غیر مسلموں کو یہ عہدے نہیں ملنے چاہئیں تھے۔ اور طرہ یہ کہ باوجود رواداریوں کے حکومت کے وفادار بھی نہیں۔ بلکہ وقتاً فوقتاً ان کی ریشہ دوانیاں اور فتنہ پردازیاں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ اخبار والے بھی حکومت کو ان کی مفسدہ پردازیوں سے خبردار کرتے رہتے ہیں۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ وہاں شنوائی تک نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جو کچھ کریں اقلیت کے پردہ میں ان پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اور اکثریت کی رائی پہاڑ نظر آنے لگتی ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ابھی تو وقت ہے۔ ان کی دار المفاسد کا باب مسدود کیا جا سکتا ہے۔ اور اس سیلاب کو روکا جا سکتا ہے۔ جس وقت پانی سر سے گذر جائے گا اور جب سانپ سوراخ سے نکل جاتا ہے خالی لکیر پر بین بجانے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں جس شخص کے متعلق ذرہ بھر بھی شبہ ہوتا تھا کہ وہ دوسرے ملک کے ساتھ اندرونی ساز باز رعایا کے خلاف رکھتا ہے تو اسے فوراً موقوف کر دیا جاتا تھا۔ کیوں کہ سلاطین اور حکام کو رعایا کا درد ہوتا تھا۔ اور جذبہ اسلامی ہر وقت ان کے دلوں میں موجزن رہتا تھا۔ وہ لوگ اپنے اتحاد و وحدت اور اپنی تلوار و نیزہ کو اپنا زیور جانا کرتے تھے۔ ان کو شادی کے موقع پر یہی چیزیں جہیز میں دی جاتی تھیں۔ ان میں اسلام اور اہلِ اسلام کی محبت ہوتی تھی۔ اور وہ اسلامی اصول کو کسی وقت نہیں بھولتے تھے۔ وہ اسلام جس کے متعلق اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا۔

ان الدّین عند اللہ الاسلام

(۲) امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی نیک اور اچھی باتوں کی نصیحت کرنا۔ مگر بڑی اور دلسوزی سے اور بُرے کاموں سے منع کرنا یہ بھی انسانی اخلاق میں ایک عمدہ بات ہے۔ کسی کو کوئیں میں گرتے دیکھنا اور منع نہ کرنا کریم النفس انسانوں کا شیوہ نہیں ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

یہاں تک کہ دو جانوروں کو لڑنے نہ دینا بھولے کو راہ بتا دینا، کوئی کسی کام میں عمدہ تدبیر جانتا ہو دوسرے کو جو اچھی طرح واقف نہیں رہبری کر دینا۔ خواہ دینی امور میں خواہ دنیاوی امور میں سب امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں داخل ہے۔ اس کی بابت قرآن مجید میں بہت کچھ مذکور ہے۔ اور اس مسئلہ کو حسن تمدن میں بھی بڑا دخل ہے۔

وامر بالمعروف وانه عن المنکر واصبر علی ما اصابك ان ذلك من عزم الامور

کہ نیک باتوں کی نصیحت اور بُری باتوں سے منع کیا کرو۔ اور جس میں تجھے کوئی ایذا پہنچے (کس لئے کہ جاہل اور ناعاقبت اندیش لوگ ناصح سے لڑنے اور طعن دلشنیع کرنے لگتے ہیں) تو اس پر صبر کرو بدلہ نہ لو۔ یہ نہ ہو کہ تُو بھی لڑنے لگے۔ سخت کلامی کا جواب دینے لگے۔ یہ صبر و برداشت ایک بڑی بات ہے۔ اس میں ناصح کا فرض منصبی بھی بتا دیا گیا۔

(۳) خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگنا ان پر نادم ہونا بھی قرآن مجید میں مذکور ہے۔

وتوبوا الی اللہ جمیعًا ایها المؤمنون لعلکم تفلحون۔

کہ تم اے ایمان دارو اللہ کی طرف رجوع کرو توبہ کرو۔

ولم یصروا علی ما فعلوا

کہ نیک بندے کوئی بُرا کام کر کے اس پر اصرار نہیں کرتے بلکہ ندامت کرتے ہیں۔ استغفار کی بہت جگہ قرآن میں ہدایت ہے اور اس پر لطف ربانی و مغفرت کا وعدہ بھی ہے۔

وبالاسحار ھم یستغفرون

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ایمان دار باوجود عبادت کے خدا سے استغفار کیا کرتے ہیں۔

(۴) خدا سے توبہ استغفار کے بعد رحمت و بخشش کا اُمیدوار رہنا بھی قرآن مجید میں ہے۔

قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم ۔

کہ اے نبی میرے ان بندوں سے جنہوں نے گناہ کئے ہیں کہہ دو کہ خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو جاؤ کہ وہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔

لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکفرون

کہ اللہ کی رحمت سے کافر ہی نا اُمید ہوتے ہیں۔ یہ ایک خیال ہے جو خدا سے محبت پیدا کرتا ہے اور انسان کو آئندہ نیک روی پر لاتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ خوف رکھنے کا بھی حکم ہے تاکہ دلیر ہو کر ہر قسم کی بدکاری نہ کرنے لگے۔ اس کا بھی بہت جگہ قرآن مجید میں ذکر ہے۔

واتقوا اللہ کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو۔

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم ۔ کہ جو اس کے حکم کی بدخلافی کرتے ہیں ان کو ڈرتے رہنا چاہیئے کہ ان پر دنیا میں فتنہ یعنی آزمائش مرگ اولاد، تلف مال، مرض، غلبہ اعداء اور آخرت میں عذاب الیم نہ پہنچ جائے۔

ہرقل شاہ روم نے جب کہ مسلمانوں کی فوج جرار نے شام کا قصد فرمایا اور اسے خبر پہنچی۔ تو اس نے ارکین سلطنت اور افواج کو جمع کرکے یہ گفتگو کی۔

"اے بنی اصفر جب تک تم نے اپنے دین کو بجنسہٖ قائم رکھا اور مصحف انجیل پر ثابت قدم رہے۔ نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے۔ نیک عمل کرتے اور اچھی باتوں کا مشورہ لوگوں کو دیتے رہے نیک محبت رکھتے بُرائیاں نہ خود کرتے اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے اور اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدود میں رہا کرتے تھے تو اسی کی برکت سے تمہارے دشمن ذلیل و خوار ہوتے تھے۔ پھر جب تم نے خدا کے حکموں سے منہ موڑا اور اپنے پروردگار کی نافرمانی کرنے لگے تو اقبال نے تمہاری طرف سے پیٹھ پھیر لی۔ ادبار نے تمہارا پیچھا لیا اور خدا نے تمہاری گوشمالی کو وہ قوم متعین کی جس سے زیادہ ضعیف دنیا میں آج کوئی قوم نہیں۔ لوگو! رسول عربیؐ کے خلیفہ نے انہیں تمہارے ملک میں اس لئے بھیجا ہے کہ وہ تمہیں کان پکڑ کے تمہارے ملک سے بدر کریں۔ اب کہو تمہاری کیا رائے ہے"۔

ہمیں تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہرقل گویا اس چودھویں صدی کے مسلمانوں پر پھبتیاں اُڑا رہا ہے۔ ہمیں تو وہ روشن ضمیر معلوم ہوتا ہے۔ دیکھنا بھائی مسلمانو! کہیں یہ تمہارے اوصاف حمیدہ اور صفات پسندیدہ نہ ہوں۔ بہت پوچھا کرتے ہو کہ اسلام کے تنزل کے اسباب کیا ہیں۔ خوب سمجھ لو کہ جو خدا تعالیٰ کا فرماں بردار ہوتا ہے اس کے حکم سے کوئی سر نہیں پھیر سکتا۔

(۵) خدا تعالےٰ سے دعا مانگنے کا بھی حکم ہے۔ اور آخرت کے لئے مفید دعائیں بھی تعلیم فرمائی ہیں۔ کیونکہ دعا بندہ کی ایک عمدہ عبادت ہے۔ (بقیہ ص ۔ پر ملاحظہ ہو)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com
http://www.maktabah.org
www.ameeremillat.org
www.ameeremillat.com
http://ameeremillat.com.pk/
www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْن

(قمر یزدانی پنواں ضلع سیالکوٹ)

نبی رحمتِ عالمین آپ ہیں — قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْن آپ ہیں
شہنشاہِ دُنیا و دیں آپ ہیں — شفیعِ اُمم بالیقیں آپ ہیں
دو عالم سے بڑھ کر حسیں آپ ہیں — کوئی جس کا ہمسر نہیں آپ ہیں
سکوں بخشِ قلبِ حزیں آپ ہیں — مکینِ نظر دلنشیں آپ ہیں
ضیا پاشیاں جس کی ہیں دہر میں — وہی ماہتابِ مبیں آپ ہیں
فدا جس پہ ہے خالقِ ذوالمنن — وہی خلقتِ اوّلیں آپ ہیں
حریمِ گلستانِ کون میں — نسیمِ بہار آفریں آپ ہیں
حسیں جس سے ہے خاتمِ کن فکاں — وُہی خوبصورت نگیں آپ ہیں

خدارا ادھر بھی نگاہِ کرم
قمر بے نوا کے معیں آپ ہیں

(صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم)

(انجم وزیر آبادی)

تُو ہر دُکھ کا درماں تُو ہر غم کا چارا — ہے یوں بزمِ ہستی میں تُو جلوہ آرا
وا انگشت کا تیری پا کر اشارا — ہوا چرخ پر ماہِ کامل دوبارا
بدلتا رہے گا زمانے کا دھارا — نہ ہوگا مگر کوئی ثانی تمہارا
وہی سرخرو ہوں گے دنیا و دیں میں — بصد گام لیں گے جو تیرا سہارا
ذرا ڈوب کر دیکھ عشقِ نبیؐ میں — تلاطم بنے ساحل بھنور ہے کنارا
غلامی تیری حاصلِ ایں و آں ہے — خُدائی ہماری، خُدا بھی ہمارا

کرم کی نظر اپنے انجم پر شاہا
بُرا ہے بھلا گو ہے تمہارا

bakhtiar2k@gmai.com
https://vimeo.com/user13885879
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
www.flickr.com/photos/34727076@N08/
www.marfat.com
Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اتباع سلف

از فیوضاتِ زبدۃ العارفین رئیس السالکین مولانا الحاج حضرت علامہ سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علی پوری

حمد بے حد اس ذات ذوالجلال کو جس نے بنی آدم کو اشرف المخلوقات کا خلعت عطا کیا اور پھر ان کے ہاتھ میں علیم کا عَلم دے کر رسالت و نبوت سے ممتاز فرمایا اور درود لامحدود ولاتعداد اس ذات کریم سیدنا و نصیبنا و نبینا خاتم الانبیاء والمرسلین رحمۃ اللعالمین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے بیماران امراض کفر و شرک جہل و بے ادبی و عدم اتباع کو دوائے ایمان و اسلام عنایت فرما کر شفا سے سیراب کیا۔ اور رحمت کاملہ ان کے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم و آل اطہار رضی اللہ عنہم پر نازل ہو۔ جنہوں نے دینِ خداوندی و اسلام حقیقی کو عالم میں شہرت دی۔ اور رضوان ان کے تابعین و تبع تابعین اور مجتہدین اور غیر مجتہدین صالحین خصوصاً آئمہ اربعہ پر جو ایمان و اسلام کی تقویت کا باعث ہوئے اور اسلام کو انہوں نے وہ رونق دی جس کی نظیر مشکل ہے۔

حاضرین بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ احقر قلیل البضاعت خوشہ چین متقدمین و متاخرین متبع سلف صالحین عرض کرتا ہے کہ مجھ سے مضمون لکھنے کی درخواست کی گئی۔ باوجود عدیم الفرصتی کے "اتباع سلف" ہدیہ ناظرین ہے۔

یہ مضمون ایسا ہے اگر ہر پہلو سے نظر ڈالی جاوے تو اس میں طویل ہو جانے کی قابلیت ہے۔ لیکن یہ احقر بالفعل آپ کی خدمت میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ پیش کرے گا۔ اگر بندہ سے بباعث سہو انسانی کوئی مسامحت ہو جاوے۔ تو اس کو نظرِ شفقت سے مٹا کر بندہ کو ممنون ہونے کا موقعہ دیں۔

پہلے اس امر کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میری مُراد سلف سے مطلقاً بطور عمومیت نہیں بلکہ سلف سے مُراد سلف صالحین ہیں۔ نہ سلف طالحین۔ کیونکہ ان کی اتباع کے واسطے کوئی حکم نہیں، اور نہ ہی عُلمائے کرام کو صوفیائے عظام کا اس پر اتفاق ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ کبھی متبوع قرار دیئے جاتے۔ تو بس پھر ہماری زندگی دینی و اخلاقی و روحانی کا خاتمہ تھا۔ اگر پھر موقع ملا تو اس کو آپ کے سامنے تفصیل سے پیش کروں گا۔

حضرات! کون ہے وہ شخص جو اس کو نہیں جانتا کہ دنیا میں انسان رہ کر اتباع سے کسی صورت میں باہر زندگی نہیں گذار سکتا۔ جس پہلو پر یا جس فن پر یا جس علم پر یا جس عادت و رسم نیک پر نظر ڈالیں گے تو اس میں اتباع کے انوار نظر آئیں گے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کیونکہ انسانی دنیا میں انہی تعلقات کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ جن کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام مطالعہ مخدومی کے زمانہ سے پہلے زمانے پر نظر ڈالئے۔ تو صاف طور پر روشن ہو جائے گا۔ کہ جن اشخاص نے سلف صالحین کا اتباع کو لازم رکھا۔ وہی دنیا سے کامیاب و بامراد گئے اور جنہوں نے سلف صالحین کی اتباع سے روگردانی کر کے اپنے آباؤ اجداد کی اتباع کو دیر نظر رکھا۔ وہ دنیا سے خسران کے ساتھ لوٹے۔ اس کی تفصیل قرآن شریف اور احادیث متبرکہ میں مذکور ہے۔

اتباع سلف کا لفظ سن کر آپ کہیں یہ خیال نہ فرما لینا کہ اتباع سلف کے متعلق کسی خاص مسئلہ میں بحث کروں گا۔ یعنی اتباع سلف فلاں مسئلہ میں ہم پر لازم ہے۔ اور نہ ہی میرا یہ مطلب ہے۔ کہ ہر ایک مسئلہ میں ہر ایک صالح شخص کے جو سلف میں گذرا ہے ہم پر اتباع لازم ہے اگرچہ وہ سلف اس میں مختلف الدلائل ہوں۔ اور ہر ایک کی رائے ہر ایک مسئلہ میں مختلف ہو کیونکہ شق ثانی پر تو عمل کرنا میرے نزدیک مشکلات میں سے ہے۔ اور نہ ہی عقل تسلیم کرتی ہے کہ ایک دفعہ تو ایک شخص صالح مجتہد کی رائے پر عمل کیا جائے۔ دوسرے وقت اس کو بلاوجہ چھوڑ کر تیسرے کی اقتدا کی جائے۔ کیونکہ یہ تو ایک قسم کی دین میں ہنسی اور لہو ولعب ہے۔ جو کسی صورت جائز نہیں۔ نیز بعض مسائل ایسے ہیں کہ ایک میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حلّت کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حرمت کا۔ اور ایک ہی وقت میں ان دونوں کا متبع ان دونوں کے فتووں پر عمل کرے۔ تو آپ ہی فرمائیے یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اگر ایک کو معمول بہا قرار دیا جاوے تو اس کے لئے وجہ ترجیح ہونی چاہیئے۔ جس کو تلاش کرنا اور اس کے ہر پہلو پر نظر ڈالنا مجتہد کا کام ہے۔ جس کے واسطے بہت سی شرائط ہیں۔ نہ ہر ایک جاہل و عامی کا۔ بلکہ میں اس کے متعلق اجمالاً بحث کروں گا۔

اور یہ ظاہر کر دوں گا کہ بغیر اتباع سلف کے ہمارا چارہ نہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ افضل و اعلیٰ کے ہوتے ہوئے ادنےٰ کی اتباع نہیں کرنی چاہیئے۔ خاص کر اس حالت میں جب کہ افضل و اعلیٰ ادنےٰ سے علم و فضل میں ہزار درجہ بڑھ کر ہو۔ حدیث کریمہ اور کتب فقہ اسی پر شاہد ہیں۔ اس لئے متبعین سلف کو نظر غائر سے کام لے کر معلوم کر لینا چاہیئے کہ وہ کون سلف ہیں۔ جن کی افضلیت پر اجماع ہو چکا ہے۔ جن کے علم و فضل کا چرچا ان کے زمانہ اور مابعد میں بھی شہرت پا چکا ہے۔ اور جن کے اتباع کو بڑے بڑے محدثین اولیائے عظام فقہائے کرام اپنے لئے باعث نجات تصور کرتے آئے ہیں۔ اور اسی کو مایہ ناز و فخر شمار کر کے اس زندگی کے چند دن گذار کر اپنے خلف کو اتباع کا عملی طور پر سبق دے گئے ہیں۔ و اعتبروا یا اولی الابصار۔

احکم الحاکمین نے اپنی پاک کتاب بشیر و نذیر کے ساتویں پارہ سورۃ انعام میں بہت سے سلف کا ذکر فرمایا اور ان کی تعریف و توصیف کرنے کے بعد ہمارے حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب کر کے فرمایا اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ یعنی یہی لوگ سلف ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameeremillat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہدایت نصیب کی تھی۔ اے ہمارے حبیبؐ پاک تم بھی ان کی اتباع کیا کرو۔ دیکھئے آپؐ سب انبیاء و رسلؑ سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ لیکن پھر بھی آپؐ کو سلف کی اتباع کا حکم ہو رہا ہے۔

نیز بہ نظرِ غائر آپ جس کسی صنعت و حرفت کا ملاحظہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کے فاعلین اس سلف کے جنہوں نے صنعت و حرفت کو ایجاد کیا۔ متبع ہیں۔ اس کا نام اگرچہ اتباع سلف ہے اور یہ بھی بہت سے مفید کاموں میں فائدہ مند ہے۔ لیکن ہمارے مضمون کا موضوع اتباع سلف ہے جو امور دینیہ میں سلف صالحین کا اتباع ہو نہ مطلقاً۔ اور ضروری لازمی یہی اتباع ہے نہ ثانی۔ آج کل اہلِ اسلام کی تعداد جس ملک میں باعتبار متبع سلف و عدم متبع سلف دیکھی جائے تو مردم شماری کے کاغذات میں زیادہ تعداد انہی اہلِ اسلام کی نظر پڑے گی جو اتباع سے موصوف ہیں۔ اور یہ حضرت رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرما ہی دیا ہوا ہے۔

ولا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔ اب آپ صغریٰ و کبریٰ کو ملا کر نتیجہ نکالیں۔ تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ حضرت رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کا اتفاق جو اتباع سلف پر ہے۔ وہ مطابق فرمان رسولِ اکرم صلعم گمراہی سے ہزاروں کوس دور۔ بلکہ دوسری حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص جماعت سے الگ ہو جائے وہ راہِ مستقیم پر نہیں۔ من شذ شذ فی النار۔ چونکہ جماعت کا اتفاق اتباع سلف پر ہے۔ جو شخص اس سے خارج ہوگا۔ وہ حدیث کریم شذ شذ فی النار کا مصداق ہوگا۔

عام مومنین کا جو کہ آج کل بقید حیات موجود ہیں یا جو اہلِ اسلام دو سو ہجری کے بعد دنیا میں رہ کر اپنا اپنا وقت گذار گئے ہیں۔ ان کا بھی طریقہ و وتیرہ رہا ہے کہ وہ اتباع سلف پر ثابت قدم رہے ہیں۔ جس کی شہادت کتب تواریخ و کتب اسماء الرجال دے رہی ہیں۔ اب اگر کوئی صاحب اتباع سلف سے انحراف کرے تو موجب آیت شریف ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ و یتبع غیر سبیل المومنین۔ اس کے واسطے بہتری نہیں۔

اتباع سلف کے ضروری ہونے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کون سی قوی دلیل ہوگی۔ کہ ہم کو جو کچھ نعمت دینوی و اخروی نصیب ہوئی۔ وہ سب کچھ اتباع سلف کا نتیجہ تھا۔ اور ہم کو ارشادِ ربانی کی جو دولت حاصل ہوئی وہ بھی اتباع سلف کا ثمرہ تھا۔ اور ہم کو جو رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلامِ مبارک کے سننے کا اتفاق ہوا۔ وہ اتباع سلف کی بدولت ہے اور صحابہ کرامؓ کی گفتگو اور مسائلِ دین وہ ان کا مناظرہ ہمارے تک پہنچا وہ بھی اتباع کی طفیل ہے۔ غرضیکہ ہم کو جو کچھ دینِ حق کے متعلق اور خوشنودیٔ مولیٰ کے اسباب میسر ہوئے۔ وہ سب کچھ اتباع سلف کی مہربانی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ہم نے وحی کو نہیں دیکھا اور نہ ہی ہم نے خدا کے پیارے حبیب کی اب تک ان آنکھوں سے زیارت کی۔ نہ ہی ہم نے آپؐ کی زبانِ مبارک سے کلماتِ مبارکہ ان کانوں سے سُنے اور نہ ہی ہم نے صحابہ کرامؓ کی صحبت بابرکت

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سے فیض اٹھایا ہے۔ حالانکہ جو کچھ خدائی دین کے اس وقت اصول و فروع موجود تھے۔ وہ اب بھی اسی طرح موجود ہیں۔ فرمایئے یہ اتباع سلف کا کرشمہ نہیں تو اور کس کا ہے۔ ہمارے لئے خدا تعالےٰ کو خوش کرنے اور اس کے رسول پاک محبوب الٰہی کو رضامند کرنے کا اگر کوئی ذریعہ اور طریقہ ہے۔ تو صرف اتباع سلف ہے۔ جس پر دل و جان سے عمل کرنا ضروری ہے۔

اگر کسی سامع کو یہ خیال گذرے کہ آج کل اتباع سلف کی کیا ضرورت ہے۔ جب کہ علم کا چرچا اور ترقی تعلیم و تہذیب اور حدیث و قرآن ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اور سابق کی نسبت آج کل کا زمانہ بہتر اور عمدہ ہے۔ کیونکہ جس قدر ترقی علم و فنون اس زمانہ میں ہوئی۔ وہ سلف کے وقت مفقود تھی۔ تو سامع پر لازم ہے کہ اس خیال ناقص سے لاحول پڑھے کیونکہ کل یوم ابتر کی حدیث سے صاف روشن ہے کہ پچھلا زمانہ پہلے زمانہ سے بدتر ہے۔ عن زبیر ابن عدی رض قال اتینا انس ابن مالک فشکونا الیہ یلقون من الحجاج فقال اصبروا فانہ لایأتی علیکم زمان الا الذی بعدہ شر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی۔

ترجمہ:۔ حضرت زبیر رض ابن عدی رض نے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر حجاج سے جو ان کو تکلیفیں پہنچی تھیں۔ ان کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اب آئندہ کوئی زمانہ نہیں آئے گا۔ مگر اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اس دنیا سے گذر کر اپنے رب کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ اس حدیث کو میں نے جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ عقل صاف بھی اسی طرف مائل ہے۔ اور وجدان صحیح بھی اسی پر شاہد ہے۔ اور اہل علم کی زبان پر بھی یہی رائج ہے کہ جو متقدمین تھے وہ بہ نسبت ہم لوگوں کے ہر صفت میں کامل و مکمل تھے۔ دیکھیئے ان کو قرب زمانہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوا اور صحابہ رض و تابعین کی صحبت و ملاقات میسر ہوئی۔ اور سلسلہ روایت میں دو تین واسطوں سے زائد کی۔ ان کو احتیاج لاحق نہ ہوئی۔ زہد و تقویٰ میں وہ ضرب المثل تھے۔ اور تحصیل علم میں ہر طرح سے جوئیاں اور پوئیاں تھے۔ اور اشاعت دین میں جان و دل سے کوشاں تھے۔ غرضیکہ وہ علم و ورع، فضل و عمل تقویٰ پرہیزگاری میں ہم سے ہزار درجہ بڑھ کر تھے۔ اب کتنا بیہودہ خیال ہے کہ جو حضرات ان فضائل جلیلہ سے موصوف ہوں۔ اور ان عادات سعیدہ سے مزین ہوں۔ اس زمانہ میں ان کی اتباع کی ضرورت نہ سمجھی جائے۔ آیتہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔

ترجمہ:۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلی ہے جو کہتے ہیں۔ وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ خصوصًا اس فتنہ و فساد کے زمانے میں کج فہموں نے اپنی رائے اور قیاس کو معمول بہا بنانے کی کوشش کی ہے۔ جس کا مختصر تذکرہ میں آگے چل کر کروں گا۔ اس میں ان کج فہموں کی یہ غرض ہے کہ ہم لوگوں کے متبوع ہو کر

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اہلِ اسلام کا شیرازہ جمعیت منتشر کر دیں۔ اور ان میں بجائے اجتماع کے افتراق کا تخم بویا جائے۔ آخرت کا قصہ جو کچھ پیش آئے گا۔ علیٰ رؤس الاشہاد سب کو معلوم ہو جائے گا۔ مگر ان کی بلا سے افتراق ہوا تو ہوا کرے۔ ان کی مضمر غرض یہ تھی۔ کہ اس حیلہ سے کچھ نادانوں کا گروہ ان کا مقلد بھی بن جائے اور ان سے دُنیاوی مفاد حاصل ہوں۔ اس میں خلائق کی خیر اندیشی ان کو مدنظر نہ تھی۔ بلکہ اپنی وجاہت اور نام آوری مطلوب تھی۔ اب جائے غور ہے کہ عنوان سبق تو یہ ہے کہ اتباع سلف شرک و بدعت ہے۔ متبعین آئمہ خدا رسول کے نافرمان ہیں۔ اور ادھر اپنی اتباع کا سبق حیلہ سے پڑھایا جاتا ہے۔ اب ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اتباع سلف تو شرک و بدعت تصور ہو اور اس گروہ کی اتباع جائز ہو۔ ان کی اتباع میں کون سا پر سرخاب کا ہے جو سلف کی اتباع میں مفقود تھا۔ یہ سب دھوکا دہی ہے۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ آئمہ ہدیٰ و صالحین کی اتباع بے خطر ہے اور اس گروہ حمقا کی پُرخطر۔ اربابِ دانش سے اُمید ہے کہ اس فرق کو ملحوظ رکھ کر خود اپنے دلوں سے فتویٰ لیویں۔ کہ پہلوں کی پیروی بہتر ہے یا ان پچھلے تنگ خیالوں کی اور سوچیں کہ اس میں ان کی پوشیدہ غرض کیا ہے۔ اب طرفہ تماشا ہے کہ سلف صالحین کی اتباع سے جو سراسر رشد و ہدایت ہے ہٹاتے ہیں۔ اور اپنی کورانہ تقلید میں جو سراپا گمراہی ہے پھنساتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ جن کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف حضوری حاصل نہیں ہے۔ ان کو بغیر اتباع کے کوئی چارہ نہیں۔ ہاں اگر نظمِ قرآنی میں تعدد معانی نہ ہوتا۔ اور احادیثِ نبوی میں تعارض و تناقض ظاہری نہ ہوتا اور طبائع انسانی مختلف الاستعداد نہ ہوتیں تو اتباع سلف کی چنداں حاجت نہ ہوتی۔ مگر جب یہ سب سامان مجتمع ہیں۔ تو اتباع سلف ایک ضروری امر ٹھہرا۔

اتباع سلف سے روگردانی کرنے والوں کی بعینہ وہی مثال ہے۔ جو منافقین مخرب الدین کی تھی۔ کیوں کہ وہ بگمانِ فاسد اپنے تئیں مصلح سمجھتے تھے۔ حالانکہ دا میں وہی مفسد اور مخرب دین تھے۔ اسی طرح یہ گروہ بھی باوجود غلطی پر قائم ہونے کے اپنی غلطی کو صحت کا جامہ پہنا رہا ہے۔ جو کسی طرح عاقل کے نزدیک قابلِ تسلیم نہیں ہے۔

یہ تو آپ نے سُنا ہوگا کہ حضرت رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم کے پردے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین و تبع تابعین متقدمین کی تعریف و توصیف فرما گئے ہیں۔ اور یہ مُسلم مسئلہ ہے کہ حضرت رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امورِ اسلامیہ و اخباریہ میں خواہش نفسانی سے کبھی تکلم نہیں کیا۔ یعنی آپؐ جو کچھ امور اسلامیہ کے بارے میں فرماتے تھے۔ وہ وحی ہوتی تھی۔ بہرحال ثابت ہوا کہ یہ حدیث شریف الہامی خبر ہے۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ جس قرن اور زمانہ کی حضرت رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدح اور تعریف فرمائی ہو۔ اس کی اتباع میں ہمارے لئے کون عائق ہے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

جس کے باعث ہم اتباعِ سلف سے روگردانی کریں۔

یہ امر بھی بالکل روشن اور واضح ہے کہ جس قدر انوار و برکات الٰہی آفتابِ نبوت کے وقت جلوہ افروز تھے۔ غروبِ آفتابِ رسالت کے وقت اس سے کم تھے اسی طرح ان حضرات کے زمانہ میں جنہوں نے صحابہؓ سے ملاقات کی تھی۔ بہ نسبت سابق خیر و برکت کم تھی۔ اسی طرح تبع تابعین کے وقت میں برکات کی کمی تھی بہر حال یہ تینوں زمانے مطابق حدیثِ نبوی خیریت سے منور تھے۔ اس کے بعد تو بس فتنہ و فساد کا دروازہ کھلا اور دین میں وہ خرابیاں پیدا ہوئیں کہ ان کا رفع کرنا مشکل ہو گیا۔ اب خیال کرنے کا مقام ہے کہ جن حضرات کے حق میں صادق و مصدوق نے خیریت کی خبر دی ہو۔ اور ان کا زمانہ بھی آفتابِ نبوت سے قریب ہو اور آفتاب کی شعاعوں کا اثر بھی ایک حد تک ظاہر ہو ان کی اتباع کرنے سے ان لوگوں کو کون امر مانع ہے۔ جب کہ حضرت سیدنا و نبینا رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرما دیا ہو کہ خلف سلف سے دن بدن شرارت میں زیادہ ہوں گے اور خلف کی حالت سلف کے لحاظ سے یوماً فیوماً ابتر ہو گی۔ مطابق حدیث شریف ان اللہ لا یجتمع امتی علی الضلالۃ۔ ہر فریق امت محمدیہ سے اپنے حق پر ہونے کا نقارہ بجا رہا ہے۔ لیکن جس فریق کے واسطے کوئی ممیز ہو۔ شارع کی طرف سے جو موید بالعقل ہو۔ موجود نہ ہو۔ وہ اپنے دعویٰ میں کیوں کر صادق ہو سکتا ہے۔ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد عالی اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار صاف ظاہر کر رہا ہے کہ متبعین سلف طریق مستقیم پر قائم ہیں۔ کیونکہ اہلِ اسلام میں سے جماعت کثیرہ متبعین سلف کی ہے۔ جس کی اتباع حدیث مذکور ظاہر کر رہی ہے۔ اب یہ ایک فریق کو اپنے وجدان میں معلوم کر لینا چاہیئے کہ اگر وہ مطابق اس حدیث کے عقائد و اعمال و افعال و حرکات و سکنات سلف میں متبع سلف ہے۔ تو وہ راہِ راست پر ہے ورنہ نہیں۔ آئندہ بھی ہر فریق پر لازم ہے کہ اپنے ہر ایک فعل و عمل کو سلف کے فعل و عمل کے ساتھ مطابق کر لیا کرے۔ ورنہ بموجب خسران و ندامت اور باعث افسوس و حسرت ہو گا۔

ایک اور حدیث شریف من فارق الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ "جو شخص ایک بالشت بھر جماعت مومنین سے جدا ہوا بے شک اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی۔" اتباع سلف کی تائید کر رہی ہے۔ کیونکہ جماعت مومنین جس سے الگ ہونے کو خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ اس سے مراد سلف کی جماعت ہے۔ یعنی جماعت سلف جس راہ و رسم پر قائم تھی۔ اسی راہ و رسم پر خلف کو چلنا چاہیئے۔ اگر خدا نخواستہ کسی نے جماعت سے علیحدگی کو پسند کیا۔ تو اس کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ نیز جماعت سے اگر متبعین سلف مراد لئے جاویں۔ تو پھر یہ معنے ہوں گے کہ متبعین سلف کی جماعت سے اگر کوئی علیحدہ رہ کر دنیا میں زندگی گذارنا چاہے تو یہ

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

علاوہ مشکل و محال ہونے کے اسلام سے خارج ہونے کا ذریعہ ہے جس کو اسلام کا شیدائی کسی حال میں قبول کرنے پر تیار نہیں۔

حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاذۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ۔ (یعنی شیطان انسان کا بھیڑیا ہے۔ جیسا بکری کے لئے بھیڑیا ہوتا ہے۔ جو بکری الگ ہو اور دور ہونے والی ہو۔ اسے بھیڑیا پکڑ لیتا ہے۔ بچو تم بلندیوں سے۔ اور لازم پکڑو تم جماعت مومنین کو۔ کیونکہ وہی صراط مستقیم پر ہیں) اس حدیث سے بھی جس قدر اتباع سلف کی تاکید اور اس سے علیحدہ رہنے کی تشدید معلوم ہوتی ہے۔ وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ ہاں اگر تعصب کی پٹی باندھ کر اس کے معانی میں نظر و فکر سے کام نہ لیا جائے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی خوشی منائی جائے۔ تو اس کا خدا حافظ ہے۔ اسلامی ہمدردی کو مدنظر رکھ کر عرض کئے دیتا ہوں کہ اتباع سلف کو حرز جان تصور کرکے آج کل کے نئے مذاہب کی طرف جو اتباع سلف سے کوسوں دور ہیں۔ مطلقاً توجہ اور التفات نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ ایمان و اسلام کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی تفسیر مظہری میں ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ کے ماتحت فرماتے ہیں کہ اتباع علماء و اولیاء اور بادشاہ و حاکم جو موافق شریعت ہوں وہ بھی اطاعت خدا اور رسولؐ ہے۔

دیکھئے قاضی صاحب نے اتباع سلف کو عین اتباع خدا اور رسولؐ فرما کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ اتباع سلف اتباع خدا اور رسولؐ سے کوئی الگ شے نہیں۔ بلکہ ایک ہے۔ قاضی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ جس حدیث پر سلف میں سے آئمہ اربعہ نے عمل نہ کیا ہو اور نہ ہی ان کے شاگردوں کی وہ حدیث معمول ہو۔ وہ حدیث متروک العمل ہے۔ کیونکہ یہ احتمال نہیں کہ وہ حدیث آئمہ اربعہ سلف صالحین اور ان کے بڑے بڑے تلامذہ سے باوجود تفحص کے پوشیدہ رہے۔ سو ان کا اس حدیث کو چھوڑ دینا یقیناً اس پر دلیل ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے یا اس کی کوئی تاویل ہے۔ خلاصہ تقریر کا یہ ٹھہرا کہ اہل سُنّت والجماعت چار مذہب میں منحصر ہے اور جو عمل خلاف آئمہ اربعہ ہو وہ باطل ہے۔ اور جو شخص بغیر اتباع سلف اپنے آپ کو صراط مستقیم پر قائم رکھنا چاہے وہ غلطی پر ہے۔

مسلم الثبوت میں لکھا ہے کہ غیر مجتہد کو اگرچہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو سلف میں سے کسی نہ کسی کی ضرور اتباع چاہیئے۔ اور بر تقدیر صرف چند کتب حدیث اور ترجمہ قرآن شریف اور چند اردو کی کتابیں دیکھ لینے بدون تفقہ کے بطریق اولیٰ۔ ان مسائل کو ہیں جو کہ صراحتً قرآن شریف اور احادیث شریفہ سے نہیں نکلتے ان کی تتبع میں کتب فقہ اور آئمہ سلف صالحین کی اتباع کرنی پڑے گی۔ بلکہ جو مسائل کتب حدیث میں مذکور ہیں ان میں بھی محدثین کی اتباع ہوگی۔ اور یہ امر یقین کو پہنچ چکا ہے کہ صرف محدثین صالحین سے فقہائے مجتہدین افضل و اعلیٰ تفقہ میں بڑھ کر ہیں۔ جیسا کہ علامہ ترمذی

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نے اپنے سنن میں اس بات کا کھلے الفاظ اقرار کیا ہے دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ جب ہم کو کتب حدیث میں محدثین کی اتباع کرنی لازمی اور ضروری ہے۔ تو ان مسائل میں جو حدیث سے صراحتہً نہیں نکلتے۔ ان حضرات کی جو محدثین سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہیں۔ بطریق اولیٰ اتباع لازم اور واجب ہوئی۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جب تک سامان اجتہاد موجود نہ ہو بغیر اتباع سلف کے کوئی چارہ نہیں۔ اس امر کا دعوے کرنا کہ تمام مسائل قرآن وحدیث سے ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ محض دروغ ہے۔ کیوں کہ سینکڑوں مسئلے مختلف فیہا کا پتہ قرآن و حدیث سے صراحتہً نہیں ملتا۔ من جملہ ان کے مسائل فرائض جزیہ وغیرہ جن کا تفصیلاً پتہ نہ محدثین کی کتب میں اور نہ ہی قرآن کریم میں ہے۔ سو ان میں بڑے بڑے علماء کو بھی سوائے اتباع سلف صالحین خصوصاً ائمہ اربعہ کے اور کوئی جگہ نہیں ملتی۔ جہاں سے وہ مسائل جزئیہ فرائض کا پورے طور پر پتہ دے سکیں۔

مکہ مکرمہ میں اسلام کا ظہور ہوا۔ اور اسی میں حضرت سرور کائنات فخر دو جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے نشو ونما پائی۔ اور اسی کی قسم احکم الحاکمین نے کھائی۔ اور اسی کو بلد امین سے پکارا۔ اور اسی میں کعبۃ اللہ رونق افروز ہے اور اسی کی حب فخر دو جہاں کے دل مبارک میں قرار پائی تھی۔ اور اسی میں ایک نماز پڑھنے سے لاکھ نماز کا ثواب اور ایک نیکی سے لاکھ نیکی کا اجر حاصل ہوتا ہے۔

مدینہ منورہ جہاں حضرت خاتم المرسلین سید الکونین تشریف فرما ہیں۔ جہاں پر آپ نے بحکم خدا ہجرت فرمائی تھی۔ جہاں ایسی جگہ ہے کہ تمام زمین و آسمان جہاں تک کہ کعبہ عرش ولوح کرسی سے بھی افضل و اعلیٰ ہے اور جہاں کے واسطے آپ نے دعاء برکت فرمائی تھی۔ جہاں ہزار ہا فرشتے حاضر ہو کر درود شریف پڑھتے ہیں۔ غرضیکہ ان دونوں کے حق میں جو جامع فضائل فرداً فرداً ہیں۔ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ سب جگہ دجال کا گذر ہوگا۔ لیکن دونوں شہر بے خطر ہوں گے۔ اور ان کے دروازوں پر ملائک پاسبانی کا کام کریں گے۔ جس کی وجہ سے وہ دونوں امن وامان میں رہیں گے۔ اور فرمایا۔ دونوں شہروں میں اشرار وشرارت کا گذر محال ہے۔ اور یہ دونوں اس طرح پاک و صاف ہیں۔ جس طرح لوہا بھٹی میں سے نکل کر صاف ہوتا ہے۔ نیز پیارے الفاظ میں فرمایا جو مدینہ منورہ میں اپنا مدفن بنائے گا۔ میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور فرمایا یہ شہر شرک سے ہر زمانے میں پاک رہے گا۔ اور ایمان واسلام مدینہ منورہ کی طرف اس طرح لوٹ کر آئے گا۔ جس طرح سانپ اپنے بل سے نکل کر پھر واپس اسی میں آتا ہے۔

شیطان فضائل مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سن کر سر دھنتا ہوا ان دونوں شہروں سے مایوس ہو کر بھاگ گیا۔ اور اس امر پر افسوس کرتا ہوا نکل گیا کہ ہائے دونوں شہر میل کچیل سے پاک ہوگئے۔

ایک دن حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com
www.ameeremillat.org
http://ameeremillat.com.pk/
www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ تم نے میرے ساتھ ہرگز بغض وحسد نہ رکھنا ورنہ تجھ سے دین و اسلام دور ہو جائے گا۔ حضرت سلمان رضؓ نے عرض کیا کہ یہ کیس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم آپؐ سے ہی تو نورِ ہدایت پاویں اور آپؐ کی طفیل خوشنودیٔ مولیٰ حاصل ہو۔ اور آپؐ کے ذریعہ انوار و برکات کا چشمہ میسر ہو کر ارواح کو تازہ کرتا ہے۔ اور آپؐ کے واسطے ہم دین و دنیا کی مراد پاویں، غرضیکہ جو کچھ ہماری زندگی کا درجہ رواں ہے وہ سب کچھ آپؐ کی طفیل ہے۔ پھر آپؐ سے ہم بغض و حسد رکھیں۔ آپؐ نے فرمایا جس کو عرب سے بغض ہوگا اُس کو میرے ساتھ بغض ہوگا۔

پس ان تمام احادیث سے سمجھ لینا چاہئیے کہ عرب کی شان میں کسی قسم کی قیل و قال نہیں کرنی چاہئیے بلکہ ان کی توصیف سوائے مدح و ثنا اور کچھ بھی زبان سے نکلنا نہیں چاہئیے۔ اگر کسی نے اہلِ حرمین کی شان میں کلمات گستاخانہ کہے تو سمجھ لینا چاہئیے کہ وہ فخرِ دوجہاں باعث کونین حضرت رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا عدو ہے۔

اہلِ سُنّت نے جا بجا کہا ہے کہ اتفاق مومنین حجت شرعی ہے اور جس طرف اکثر مسلمان ہوں وہی راہِ حق اور صراطِ مستقیم ہے۔ چنانچہ علامہ بخاری نے سنن میں تصریح کی ہے۔ اتفاق مومنین حجت شرعی ہے۔ اب دیکھ لینا چاہئیے کہ دونوں شہر جو کہ مبداءِ اسلام اور مرکزِ اسلام ہے اس کے ساکنین اتباعِ سلف پر متفق ہیں۔ بلکہ اگر وہاں ساکنین حرمین کو کوئی شخص مل جاوے جو اتباع سلف سے موصوف نہ ہو تو اس کو برائے تفریحِ طبع ایک بڑے

گھر کی سیر کرائی جاتی ہے۔ اور اُس سیر سے اُس کو رہائی نہیں دی جاتی۔ جب تک کہ وہ اتباعِ سلف کا دامن نہ پکڑے جیسی طرح ایک دہلوی صاحب کو مکّہ مکرمہ میں اسی خاص جگہ کی سیر کرائی گئی تھی اور پھر وہاں سے ان کو رہائی میسّر نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے بطور تقیہ اتباع سلف کا اقرار نہ کر لیا۔ یہ دونوں شہر جن کے حق میں مختلف فضائل وارد ہو چکے ہیں متبعین سلف سے معمور ہیں تو اب ہمارے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا قوی دلیل ہوگی۔ جو اتباع سلف پر دال ہو۔

فنِ حدیث پر جن اصحاب کو فخر و ناز ہے اور محدثین کی عزت جن کے دلوں میں حد سے بڑھ کر مستقر ہے اور جو بعض محدثین کو فقہائے کرام پر بلا وجہ ترجیح دینے کے عادی ہیں۔ ان کو دل کے کانوں سے سُن لینا چاہئیے کہ بڑے بڑے محدثین مثل امام مُسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارقطنی و نسائی و بیہقی و غیرہم یہ سب متبعین سلف تھے اور اسی طرح محققین علمائے کرام جن کے علم کا عَلَم مشرق و مغرب میں لہرا رہا ہے اور جن کے درس کی صدائیں افریقہ امریکہ میں گونج رہی ہیں۔ اور جن کے فضل و بزرگی کا موافق و مخالف کے گھر میں چرچا ہو رہا ہے۔ اور جن کے تبحرِ فی العلوم کا زمانہ اقرار کرتا چلا آ رہا ہے اور جن کی تصانیف اپنے مصنفوں کے جامع الفضائل والفواضل ہونے کا ثبوت دے رہی ہیں اور جن کے عِلم کا فیض قیامت تک لوگوں کو سیراب کرتا رہے گا اور جو ورع و تقویٰ میں یکتائے زمانہ تھے اور زہد و ریاضت میں درِ یگانہ تھے اور اپنے اماثل و اقران میں نظرِ عزت سے قدوہ و امام شمار کئے جاتے تھے اور ان کے حلقہ درس میں شامل ہونے کو مایہ فخر و ناز شمار کیا جاتا تھا۔ اور اسی کو دوسروں پر باعث ترجیح تصور کیا جاتا تھا غرضیکہ

bakhtiar2k@gmai.com
https://vimeo.com/user13885879
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
www.flickr.com/photos/34727076@N08/
www.marfat.com
Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

جامع صفات کلیہ وجزئیہ مثل علامہ ابن حجر عسقلانی وعلامہ عینی شارح بخاری وعلامہ قسطلانی وعلامہ طحاوی وعلامہ نووی وعلامہ فخر الدین رازی وعلامہ امام غزالی وعلامہ فاضل جلیل محی الدین عربی وعلامہ علاؤ الدین ابن علی وعلامہ مفسر تفسیر روح معانی وفاضل اکمل شیخ اجل مصنف تفسیر روح البیان وعلامہ بیضاوی وعلامہ قاضی عیاض وشاہ جلال الدین سیوطی وغیرہم رحمہم اللہ۔ یہ سب حضرات اتباع سلف سے موصوف تھے اس طرح آپ جس فن کے رجال کو دیکھیں گے ظاہر ہو جائے گا ان میں سے ہر ایک متبع سلف ہے۔ اب ہمارے لئے ان حضرات کو اتباع سلف سے زید وبکر مانع ہو تو قابل تعجب وحیرانی ہے۔

متبعین سلف اتباع پر جس قدر فخر وناز کریں کم ہے اور جس قدر بوجہ اتباع خوشی منائیں قلیل ہے۔ کیونکہ جس قدر بڑے بڑے اولیاء کرام وصوفیائے عظام مقتدائے زمان وپیشوائے دوران اس عالم فانی سے گذر چکے ہیں اور جس قدر اپنی عمر کا جام لبریز کر کے قیامت تک گذرتے رہیں گے وہ سب اتباع سلف پر ہوں گے۔ کیونکہ زمانہ میں کوئی قطب وغوث نہیں گذرا جس نے بغیر اتباع سلف اپنی زندگی کا دم بھرا ہوا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہمارے لئے کون سی خوشی ہوگی کہ حضرت قدوۃ الکاملین پیشوائے عارفین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت زبدۃ العارفین امام المتقین قدوۃ السالکین خواجہ بہاؤ الدین صاحب نقشبندی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جامع کمالات والفیوضات خواجہ سلطان العارفین حضرت داتا گنج بخش صاحب لاہوری اور حضرت خواجہ سلطان العارفین ابو یزید بسطامی وحضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی اور حضرت شبلی وحضرت جنید بغدادی وحضرت ابو یوسف ہمدانی وحضرت سری سقطی وحضرت ابراہیم ادہم وحضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی اجمیری وحضرت خواجہ شہاب الدین صاحب سہروردی وحضرت خواجہ باقی باللہ صاحب دہلوی وحضرت فخر زمان مجدد دوران شیخ کل حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی رحمہم اللہ علیہم اجمعین اور دیگر حضرات صوفیائے کرام واولیائے عظام جن سے سلاسل اربعہ مزین ہیں اور جن کا نام مبارک لینے سے اہل ایمان کی روح کو تازگی پہنچتی ہے سب متبعین سلف تھے۔ جب یہ حضرات باوجود عالی مقام متبع سلف تھے تو ہمیں بھی بطریق اولیٰ ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ اگر اتباع سلف میں کچھ دینی نقصان ہوتا تو ممکن نہیں تھا کہ ایسے ایسے جلیل القدر حضرات جو ہر دفت عالم ملکوت میں مستغرق اور خوشنودئ مولیٰ کے طالب اور رضامندئ خالق کے خواہاں اور حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار نبوت سے مستفیض اتباع سلف کو اپنا شعار بناتے اور اسی پر اپنی تمام زندگی گذارتے کیونکہ جب حضرات صوفیائے کرام سے جب کبھی امور دینیہ یا خلاف مرضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لغزش وسہو واقعہ ہو جاتا تو ان کو تنبیہ ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے وہ اس غلطی پر ثابت نہیں رہتے تھے۔ علیٰ ہذا القیاس اگر اتباع سلف بھی اگر مکروہ ہوتا تو ضرور تھا کہ یہ سب حضرات علاوہ اس سے اجتناب کرنے کے اپنے معتقدین کو نفرت دلاتے۔ اذ لیس فلیس۔

اتباع سلف ہی ایک ایسا در بے بہا ہے جس کو ہر فرقہ ہر طبقہ ہر فن کے رجال نے حد سے بڑھ کر قدر ومنزلت کی ہے۔ (الفقیہ صفحہ ۳۲ پر ملاحظہ ہو)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نعت شریف

شاعر انوارِ صوفیہ مولانا حضرت حضرت صابر براری، کراچی

عجب سج دھج سے آیا دیکھئے نوشاہ جنت کا
ہے مقنع نور کا رخ پر بندھا سہرا شفاعت کا

ہوا منظور جب اظہار رب کو اپنی وحدت کا
تو بھیجا تاج پہنا کر انہیں اپنی نیابت کا

شرف حاصل نہ کیوں ہوتا انہیں ختم رسالت کا
ہے ان کی پُشتِ اقدس پر نشان مہر نبوت کا

کوئی ثانی اگر ہوتا تو بے سایا وہ کیوں ہوتے
مرقع ایک لاثانی ہیں وہ شاہکارِ قدرت کا

جُھکی محرابِ کعبہ جن کے سجدے کو خدا شاہد
بیاں کیا ہو شہِ دیں کی بھنووں کی اس لطافت کا

چراغ ماہ و خور ہی کیا بساطِ ہر دو عالم میں
ہے پرتو بالیقیں ان کی نمک آگیں صباحت کا

خرد مندو اطیعو اللہ کی تفسیر تو دیکھو
عبادت اُس کی ہے اور حکم ہے ان کی اطاعت کا

یقیناً کُھل گئے ہیں گیسوئے سرور سرِ محشر
وہ دیکھو تن گیا ہے شامیانہ ابرِ رحمت کا

حضورِ خالقِ اکبر چلا ہوں سُرخرو ہو کر
ہے غازہ میرے چہرے پر تمہاری خاک تربت کا

بفضلِ رب ہے ذوقِ نعت گوئی مجھ کو اے صابر
جو دولت لُٹ نہیں سکتی ہوں مالک ایسی دولت کا

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

(دل شاد صاحب متعلم غوثیہ کالج - پیر محل)

کچھ عرصہ ہوا خان عبدالغفار صاحب مرحوم میرے پاس آئے اور مجھے یہ مضمون لکھنے کے لئے کہا۔

اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو وہ طاقت دے رکھی ہے کہ وہ آئندہ حالات کو بھی دیکھ لیتے ہیں اور لوگوں کی تقدیریں بھی پلٹ دیتے ہیں۔ اولیائے کرام کے زندگی کے حالات پڑھنے سے ایسے واقعات کثیر تعداد میں ملتے ہیں اور ناظرین کرام نے بھی اکثر اوقات خود ایسے واقعات دیکھے ہوں گے۔ دربار اقدس علی پور شریف پر یہ مصرعہ عین صادق آتا ہے۔

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اعلیٰ حضرت امیر الملت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت نے سب کو نوریں رنگ دیا ہے۔ اعلیٰ حضرت شمس الملت قبلہ و کعبہ سید الحاج پیر نور حسین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ذات گرامی کے متعلق خان عبدالغفار صاحب موصوف نے یہ بیان دیا اور مجھے کہا کہ رسالہ میں بھیج دینا۔

انہوں نے بتایا کہ میرا لڑکا محمد اکرم دسویں جماعت میں کئی سال فیل ہوتا رہا امسال ہمارا ارادہ اسے امتحان دلانے کا نہ تھا میں حاضر خدمت ہوا تو فرمایا محمد اکرم سے امتحان دلوائیں۔ اس کے بعد مولوی محمد اکبر صاحب مرحوم جو محمد اکرم کے ماموں تھے حاضر خدمت ہوئے پھر ارشاد فرمایا محمد اکرم سے ضرور امتحان دلوائیں۔ محمد اکرم نالائق تھا کمزور تھا ہمیں ذرا توقع نہ تھی کہ اس کو امتحان میں بٹھائیں لیکن حضور قبلہ عالم کے ارشاد کے مطابق اسے امتحان میں بٹھا دیا گیا۔ اس کی حالت یہ تھی کہ صبح پرچہ کے لئے جاتا تو اسے پتہ نہ ہوتا کہ کون پرچہ ہے اپنی بہن سے دریافت کرتا۔ لیکن جب نتیجہ نکلا تو دیکھ کر سب حیران رہ گئے کہ محمد اکرم اچھے نمبروں پر پاس ہوا۔

یہ سب کیا تھا حضرت قبلہ شمس الملت مدظلہ العالی کی نظر رحمت تھی جس نے محمد اکرم کو قابل بنا دیا اور اسے کامیاب کرا دیا۔

حضرت قبلہ مدظلہ نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ وہ اس سال ضرور پاس ہوگا۔ یا یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اس کو ضرور پاس کرا دیں گے۔ بہر حال بچے کی تقدیر بدل دی گئی جو نالائق تھا۔ پاس نہ ہو سکتا تھا اسے پاس کرا دیا۔

یہ ایک ادنیٰ مثال ہے۔ اولیائے کرام کے پاس جو طاقتیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں ان کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اقبال مرحوم کا بھی شعر ملاحظہ ہو۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امیر الملت رحمۃ اللہ علیہ کا فیض اسی طرح سے ان کی اولاد کے ذریعہ جاری و ساری ہے۔ اور عقیدتمند ان فیضیاب ہو رہے ہیں۔ وہاں کوئی کمی نہیں بچہ بچہ نور ہے اور نور برسا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیں کہ ہم ہمیشہ دربار اقدس سے ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہیں۔ آمین ثم آمین!

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

(از مولانا منظور احمد صاحب خطیب جامع مسجد خاکی شاہ راجہ جنگ)

فاتحہ خلف الامام

گذشتہ سے پیوستہ

قسط نمبر ۲

اسی کتاب کے صفحہ مذکور میں الّا ان یکون وراء الامام کی تفسیر و تشریح میں حاشیہ نمبر ا پر مسطور ہے۔ وھو ھذا قولہٗ الّا ان یکون وراء الامام جاءَ مرفوعاً ایضاً ذکرہ الطحاوی فی معانی الآثار حدثنا بحر بن نصر حدثنا یحیٰی بن سلام اخبرنا مالک عن وھب بن کیسان عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلعم انّہٗ قال من صلّی رکعۃ فلم یقرء فیھا بامّ القرآن فلم یُصل الّا ان یکون وراء الامام انتھی ولا یجوز القرءۃ خلف الامام لا فی السریۃ ولا فی الجھریۃ کما ھو مذھب الحنفیۃ اکثرھم اللہ تعالیٰ وایدھم بنصرہ ویؤیدہ الآثار ایضاً منہا ما ذکر الطحاوی فی معانی الآثار حدثنا ابن وھب ابی مخرمۃ عن ابیہ عن عطاء بن یسارؓ عن زید بن ثابتؓ سمعہٗ یقول لا یقرء الموتم خلف الامام فی شیٍٔ من الصلوٰۃ منہ ما رواہ محمد علیہ الرحمۃ فی موطاء عن ابن عمرؓ قال من صلّی خلف الامام کفتہ قرءتہ عن ابن عمرؓ باسناد آخر انّہٗ سئل عن القرءۃ خلف الامام قال تکفیک قرءۃ الامام عن جابر بن عبد اللہ عن النبیؐ من صلّی خلف الامام فقرءۃ الامام لہٗ قرءۃ۔ یعنی طحاویؒ نے یہ حدیث مرفوع بالاسناد معانی الآثار میں نقل کی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک رکعت نماز پڑھے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اُس نے نماز نہیں پڑھی۔ سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو اور نہیں جائز ہے قرءۃ خلف الامام سری اور جہری نمازوں میں جس طرح مذہب ہے حنفیوں کا اور اس کی تائید میں حدیثیں آئی ہیں جیسے کہ علامہ طحاویؒ نے معانی الآثار میں یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے۔ نہ قرأت پڑھے مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں اور یہ حدیث مطابق ہے۔ اس حدیث کے جس کو امام محمد علیہ الرحمۃ نے موطا میں ذکر کیا ہے، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے اس کو امام کی قرأت کافی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے اور جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی محترمؐ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے پس امام کی قرأت اس کے لئے قرأۃ ہے۔ (نسائی شریف ص ۱۴۶ جلد اول)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

واحد ہو بہ۔ عن ابی ھریرۃ رضی قال قال رسول صلعم انما الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرء فانصتوا یعنی حضرت ابوہریرۃؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" امام کو اس لئے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے۔ تو جب امام تکبیر کہے تم تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چُپ ہو جاؤ۔

اسی کتاب کے صفحہ مذکور میں دوسری حضرت ابی درداءؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ عن ابی درداءؓ سمعہ یقول سئل رسول اللہ صلعم اَفِی کل صلوٰۃ قرءۃ قال نعم قال رجل من الانصار وجبت ھذہ فالتفت الی کنت اقرب القوم منہ فقال ما ترٰی الامام اذا ام القوم الا قد کفاھم۔ (نسائی شریف ص۱۴۶ جلد اول)

یعنی ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپؐ سے سوال کیا گیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت یا رسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں"، ایک انصاری صحابیؓ نے کہا اب قرأۃ واجب ہوگئی۔ پس میں نے توجہ کی اور میں ساری قوم سے قریب تھا۔ آپ نے فرمایا "نہیں کوئی امامت کراتا قوم کی مگر تحقیق قوم کو امام کی قراۃ کافی ہے۔"

اسی کتاب کے صفحہ مذکور پر عبادہ بن صامتؓ والی حدیث میں حاشیہ نمبر ۳ میں مسطور ہے۔ قولہ الا بام القرآن ذھب ابوحنیفہ الخ ان المقتدی لا یقرء خلف الامام فی الجھریۃ ولا فی السریۃ لقولہ تعالیٰ واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ ..... الخ لان الانصات لا یختص بالجھر فیجب السکوت عند القرءۃ مطلقا واخرج البیھقی عن الامام احمدؒ قال اجمع الناس علی ان نزول ھذہ الآیۃ فی الصلوٰۃ ولقولہ علیہ السلام واذا قرء فانصتوا رواہ المسلم فی صحیحہ وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وھو مطلق فی السریۃ والجھریۃ والشاھد لہ ما روی مسلم عن زید ابن ثابت الانصاری اقول ھو کاتب الوحی ومن اجل فقھا الصحابۃ قال لا قرءۃ مع الامام فی شیء وقع لفظ قرءۃ فیفید نفی عموم القرءۃ فاتحۃ او غیرھا فی الصلوٰۃ کلھا سریۃ او جھریۃ رواہ الطحاوی ولفظہ فی شیء من الصلوٰۃ ولقولہ علیہ السلام من کان لہ امام فقرءۃ الامام لہ قرءۃ وقد روی من طرق عنھما ما روی محمد علیہ الرحمۃ وفی موطاہ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی خلف الامام فان قرءۃ الامام لہ قرءۃ واسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ای البخاری والمسلم لا یقال ان حدیث جابرؓ من کان لہ امام ..... الخ المراد بہ ما سوی الفاتحۃ لان جابرؓ ثبت عنہ بطریق صحیح الماموم لا یقرء الفاتحۃ ایضا عنھما ما روی الامام مالکؒ فی موطاہ حدثنا وھب بن کیسان انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول من صلی رکعۃ لم یقرء فیھا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح ورواہ استاذ البخاریؒ ومسلم بن ابی شیبہ فی مصنفہ ورواہ الطحاوی مرفوعا فی معانی الآثار انتھی۔ (نسائی شریف ص۱۴۶ جلد اول) یعنی نزول آیت کا مقصد قرأۃ خلف الامام کے نہی کے بارے میں ہے اور اس کو امام مسلم نے بھی صحیح

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

مسلم شریف میں درج فرما لیا ہے اور ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے۔ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ انصاری جلیل القدر صحابہ کرام سے ہیں۔ اور فقیہ معظم ہیں۔ اور کاتب وحی بھی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مقتدی کو امام کے پیچھے قرأۃ نہ چاہیئے۔ امام محمدؒ نے امام اعظمؒ سے اُنہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن شداد سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے بھی یہی روایت کی ہے نیز مؤطا امام مالکؒ میں وہب ابن کیسان سے اُنہوں نے جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ امام کے پیچھے قرأۃ فاتحہ نہ چاہیئے۔ امام بخاری کے اُستاذ نے بھی اور مسلم بن ابی شیبہ نے بھی اور طحاوی نے بھی یہ حدیث مرفوع روایت فرمائی ہے۔

ایک اور حدیث واضح ہو احدثنا قتیبہ بن سعید وابن السرح قالا حدثنا سفیان عن الزھری عن محمود بن الربیع عن عبادہ بن الصامت یبلغ بہ النبی صلعم قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب فصاعداً قال سفیان لمن یصلی وحدہٗ۔

(ابوداؤد شریف ص ۱۱۹ جلد اوّل۔ باب قرأۃ فی الصلوٰۃ)

یعنی روایت ہے کہ قتیبہ بن سعید نے ابن سرح نے حدیث بیان کی سفیان سے اُس نے زہری سے اور اُس نے محمود بن الربیع سے اُس نے عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نبی کریمؐ سے آپؐ نے فرمایا نہیں نماز ہوتی کسی شخص کی جب تک وہ سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔ یعنی جب وہ اکیلا ہو۔ معلوم ہوا اگر امام کے پیچھے ہو تو پھر فاتحہ نہ پڑھے۔

نیز حدیث ابوہریرہ فانتھی الناس عن قرءۃ خلف الرسول صلعم۔ یعنی حضور اکرم صلعم کے فرمانے کے بعد لوگ حضورؐ کے پیچھے قرآۃ پڑھنے سے رُک گئے جب اُنہوں نے حضورؐ سے یہ سُن لیا۔ (ابوداؤد شریف ص ۱۲۰ جلد ۱ مطبوعہ اصح المطابع)۔

یہ روایت بھی موجود ہے اس کے لفظ الصوف کے تحت حاشیہ نمبر ایں ہے۔ اخرجہ ایضاً مالک فی المؤطا والشافعی واحمد وابن ماجہ وابن حبان وقولہٗ فانتھی الناس عن القرءۃ مدرج فی الخبر کما بیّنہٗ الخطیب واتفق علیہ البخاری فی التاریخ ابوداؤد ویعقوب بن سفیان والذھلی والخطابی وقال النووی ھٰذا مما لا خلاف بینھم

یعنی لوگ قرأۃ پڑھنے سے رُک گئے یہ حدیث میں درج ہے جس کو امام مالک نے مؤطا میں اور امام شافعی نے اور امام احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور اسی طرح خطیب نے بیان کیا ہے اور بخاری نے بھی اپنی تاریخ میں اسے بیان کیا ہے اور مندرجہ ذیل محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے بھی اس حدیث پاک کو روایت فرمایا ہے۔ مثلاً ابوداؤد، یعقوب بن سفیان، ذہلی، خطابی اور امام نوویؒ شارح مسلم شریف نے فرمایا کہ یہ حدیث اُن حدیثوں میں سے ہے۔ کہ جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

غور کا مقام

اس حدیث کو کثیر محدثین نے روایت فرمایا ہے اور اتنی کثیر الرّوایات اور خبر مشہور کو بھی اگر تسلیم نہ کیا جاوے تو کتنی بے انصافی ہوگی۔ اگر اتنے محدثین کی بیان کردہ روایت بھی نعوذ باللہ صحیح نہیں تو پھر صحیح کس کو

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com
www.ameeremillat.org
http://ameeremillat.com.pk/
www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

(شیخ) عبدالعزیز علائی۔ کھوئی رٹہ (آزاد کشمیر)

توحید و رسالت کا اقرار کرنے والے مومن ہیں اور مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور بھائی بھی وہ جو گوشت پوست اور خون کی یکرنگی کے باعث ہمنوا اور عقیدہ کے لحاظ سے ہم خیال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو جس مضبوط رشتہ میں منسلک کر رکھا ہے اس کی یاد دلاتے ہوئے قرآن کریم مخاطب ہے:۔

یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی۔

(اے انسانو! تم ایک مرد اور ایک عورت کی اولاد ہو) ایک ماں باپ کے بیٹے آپس میں سگے بھائی ہوتے ہیں۔ اور سگے بھائی ایک دوسرے کی خاطر ایثار سے کام لیتے ہیں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے مفاد کی نگہبانی کرتے ہیں نیز بھائی بھائیوں کی خاطر جان پر کھیلتے ہیں اور اپنا آپ لٹا بیٹھتے ہیں۔ ایسے پائدار رشتہ کی موجودگی میں کسی بھی تنازعہ کی ایسی حیثیت باقی نہیں رہتی کہ اُسے باہمی آویزش اور کشیدگی کی بنیاد قرار دیا جائے۔ قرآن کریم کا منشاء واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زمینی مملکت کو اس لئے ایک مرد اور ایک عورت کی اولاد سے آباد کیا ہے کہ اُن کے برادرانہ روابط میں کوئی خیال رخنہ انداز نہ ہو۔

اس پر وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کی تاکید مستزاد ہے جس نے کرۂ ارض کے پینتالیس کروڑ نفوس کو یکساں جسم و جان کی وحدت استوار کر رکھی ہے اور تسبیح کے دانوں کی طرح ایک رشتہ میں پرو رکھا ہے۔

سالارِ اُمت حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلّم نے مومن کے مومن سے برادرانہ برتاؤ کی وضاحت میں فرمایا ہے سب مومن ایک جسم کی مانند ہیں۔ ایک عضو دُکھتا ہے تو سارا جسم دردمند ہوتا ہے۔ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ (7) کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایک مومن کے چوٹ آئے تو سب مومن اُس درد سے کراہ اُٹھیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کوفہ کی مسجد میں درس دے رہے تھے۔ اطلاع ملی کہ اُن کا کوئی پڑوسی چھت سے نیچے گر پڑا ہے۔ سُنتے ہی اس طرح منہ سے آہ نکل گئی۔ جیسے وہ خود چھت سے گرے ہوں۔ ننگے پاؤں اس کے گھر دوڑتے گئے۔ مرہم پٹی کا انتظام کیا۔ بستر پر لٹایا۔ دلجوئی کی۔ اور اس کے صحت یاب ہونے تک بلا ناغہ تیمارداری کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔

مسلماں کے مصائب دیکھ کر بکیر مسلماں کے
لہو آنکھوں سے نہ ٹپکے تو رونے کا مزا کیا ہے

جنابِ سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلّم نے مومن کے اوصاف یوں گنے ہیں۔ مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مومن سلامت رہیں اور یہ حدیث شریف مومن کی رازداری اور دراز دستی کی قطعی ممانعت میں ہے۔ مومن ظالم

bakhtiar2k@gmai.com
https://vimeo.com/user13885879
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
www.flickr.com/photos/34727076@N08/
www.marfat.com
Flickr: Bakhtiar2k

www.ameeremillat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایمان نور ہے اور ظلم تاریکی۔ نور اور ظلمت ایک سینے میں نہیں سماتے۔ ظالم اگر کسی کے چرکا لگاتا ہے۔ یتیم کو خون کے آنسو رلاتا ہے اور کمزور کا مال چھینتا ہے۔ تو مومن زخمی کے زخم پر مرہم رکھتا ہے۔ اس کے درد کی تسکین کا سامان بہم کرتا ہے۔ یتیم کی اشک شوئی کرتا ہے۔ اُسے گردِ ذلت سے اُٹھاتا ہے اور سینے سے لگاتا ہے۔ کمزور کی حمایت میں ظالم کے خلاف سینہ سپر ہو جاتا ہے۔ اسی تاکید سے مومن کی دلآزاری کی ممانعت فرمائی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَن۔

شہ عرب و عجم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ سب سے برتر صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔ جس سے کسی کی جان بچے۔ تکلیف دور ہو یا نفع پہنچے۔ چہ جائیکہ مومن کی زبان سے مومن کی دلآزاری ہو۔ بخاری شریف میں آیا ہے۔ مومن کو گالی دینا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے۔ ایک دوسرے پر لعنت نہ بھیجا کرو۔ نہ کسی سے کہا کرو تم پر خدا کا غضب آئے۔ نہ کسی سے کہو تم جہنم میں جاؤ۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے مسلمان پر لعنت کہنا اُسے کافر کہنا اس کے قتل کے برابر گناہ ہے۔ الغرض درشت کلامی کے ذریعہ مومن کی دلآزاری کی حضورؐ نے ممانعت فرمائی ہے۔

جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنے کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ظلم دوسروں پر بھی کیا جاتا ہے اور اپنے نفس پر بھی۔ دونوں صورتوں میں حضورؐ نے اپنے بھائی کی مدد کی تاکید فرمائی ہے۔ اگر دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔ تو اس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرے۔ اس دراز دستی کے وسائل کو ختم کرے۔ اور مظلوم کی حمایت پر کمر بستہ ہو جائے۔ اگر توحید و رسالت کے اقرار کے بعد اللہ اور رسولؐ کی محبت کو ماسوا اللہ کی محبت پر ترجیح نہیں دیتا ہے۔ اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک ٹھہراتا ہے۔ صوم و صلوٰۃ کی پابندی سے آزاد ہے۔ صاحب نصاب ہے اور زکوٰۃ سے گریزاں ہے۔ استطاعت کے باوصف بیت اللہ کے حج سے اعراض کرتا ہے۔ تو وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ دونوں صورتوں اس کی مدد یہی ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کے مواخذہ سے بچالو۔ کیونکہ اللہ واحد کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔ اور مشرک کے لئے جنت حرام ہے۔ جو عمداً نماز ترک کرتا ہے۔ وہ اُس کی فرضیت سے انکار کرتا ہے۔ اور فرض کا انکار کفر ہے۔ اُسے واضح کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کے وعدے سچے ہیں۔

ایک بار مائی حلیمہؓ کے شوہر مکہ میں آئے۔ تو کفار قریش نے اُن سے کہا۔ کچھ سنا ہے۔ تمہارا بیٹا کہتا ہے۔ مرنے کے بعد قیامت کے روز اعمال کی جوابدہی کے لئے کھڑا ہونا ہوگا۔ آپ نے حضورؐ سے پوچھا "بیٹا! کیا یہ سچ ہے؟" حضورؐ نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا۔ "وہ دن آنے دو۔ میں اسی طرح تمہارا ہاتھ پکڑ دوں گا۔ اور تم سے پوچھوں گا۔ اللہ کے وعدے کتنے سچے ہیں"۔ حضورؐ نے یہ الفاظ ایسے فیصلہ کن اور محکم لہجہ میں فرمائے۔ کہ آپ اُسی وقت ایمان لے آئے۔ کسی کے ملنے تو فرماتے۔ میرا بیٹا جس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اُسے جنت میں ہی لے جا کر چھوڑتا ہے۔

شہ دوسراء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کا ارشاد ہے۔ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن مومن کا آئینہ ہے۔ کسی کا عیب اُس پر ظاہر کیا جائے تو اُسے ناگوار گذرتا ہے۔ لیکن آئینے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے دیکھنے والے کے چہرے کا عیب اُسے اپنی آنکھوں سے دکھاتا ہے۔ زبان سے کچھ نہیں کہتا ہے۔ مومن بھی اپنے بھائی کا عیب عیب جوئی کے لئے نہیں دیکھتا ہے بلکہ اصلاح کے لئے۔ اور اُسے اُس کے عیب سے آگاہ کرنے کے لئے آئینے کا سا مستحسن اسلوب اختیار کرتا ہے۔

حضرت سیدنا امام حسنؓ اور حسینؓ نے ایک بوڑھے کا ناقص وضو دیکھا۔ تو فرمایا۔ بابا! ہم دونوں بھائی ہیں ہم دونوں کو اپنے اپنے وضو کے صحیح ہونے پر اصرار ہے۔ ہم وضو کرتے ہیں۔ تم دیکھتے رہو۔ اور فیصلہ دو کہ اپنے دعوے میں کون سچا ہے۔ دونوں نے صحیح طریقہ پر وضو کیا۔ تو بوڑھا اپنے ناقص وضو پر نادم ہوا۔ اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کر لی۔

آئینے کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی کا عیب دیکھتا ہے تو کسی دوسرے کو اس کے عیب سے نہ آگاہ کرتا ہے۔ نہ غیبت اور چغلی کے کبائر سے ملوث ہوتا ہے۔ بلکہ عیب پوشی کرتا ہے۔ اور کسی کو دوسرے پر لعن وتشنیع کا موقعہ بہم نہیں پہنچاتا ہے۔ عیب جوئی بُری ہے۔ غیبت اور چغلی گناہ کبیرہ ہیں۔ اور ان بُرائیوں کے باعث بھائی بھائی میں مواخات کا رشتہ باقی نہیں رہتا ہے۔

آئینے کی تیسری خصوصیت اور ہے۔ کہ وہ دیکھنے والے کو ایسے موثر پیرایہ میں اس کے عیب سے نفرت دلاتا ہے کہ وہ اپنی قدموں پر اُس کی اصلاح کے درپے ہو جاتا ہے

انہی خصوصیات کے باعث حضورؐ نے مومن کو مومن کا آئینہ فرمایا ہے۔ ہمیں امر بالمعروف کے سلسلہ میں بھی آئینہ کی سی حیثیت اختیار کرنی چاہیئے۔ اگر کسی مومن بھائی کو احکام کی بجا آوری پر سُست دیکھیں۔ تو "جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ اَحْسَنْ" کے ارشادِ خداوندی پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ تاکہ اپنے مومن بھائی کی اصلاح کا امکان ہی نہ جاتا رہے۔ اور اِنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔ کی مشیت خداوندی بھی پوری ہوتی رہے۔

(بقیہ از صفحہ ۲۵)

ہمیں بھی ان کی اتباع میں دل وجان سے کوشش کرنی چاہیئے مرتے دم تک خاتمہ ایمان کے ساتھ اس کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔

اتباع سلف ایک ایسی نعمت اور حرز جان ہے جس سے ایثار نفسی پاکیزہ اخلاق، ادب، رحمدلی، زہد وقناعت صبر ورضا، خاکساری سادگی، راستی، حق پرستی، شکر وتوکل اسلام میں پائداری، عبادات میں لذت ارکان اسلامیہ کے بجالانے میں حظ حاصل ہوتا ہے۔

اتباع سلف ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان صحیح طور پر اس دین پر قائم رہ سکتا ہے جس کو حضرت جبرئیل علیہ السّلام حضرت رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پاس لائے تھے اور جس کو حضرات صحابہ کرام نے جان ومال، اولاد، وطن، خویش واقارب پر ترجیح دی تھی اور جس کے باعث ان کے دلوں میں وہ محبت ودرد مرکوز تھا اس کو دنیا وما فیہا سے اعلیٰ تصور کرتے تھے اور جس کے ذریعہ ان کو وہ نعمتیں اخروی نصیب ہوئیں جس کا ہر ایک اہل ایمان کو تمنا وآرزو کرنی چاہیئے۔

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

احکامِ شریعت

مخدوم العلماء رئیس الفقہا امام المفسرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سونے چاندی پیتل کانسہ وغیرہ کی انگوٹھی یا گھڑی کی زنجیر مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں اور ان کو پہن کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: چاندی کی انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے۔ اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ خواہ زائد چاندی کی اور سونے کانسی پیتل لوہے تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں۔ گھڑی کی زنجیر سونے چاندی کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی شرعی کتنی ہونی چاہیے بینوا توجروا۔

الجواب: ٹھوڑی سے نیچے چار انگل چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز کے واسطے سوتے آدمی کو جگانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جگانا ضرور ہے۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ذکر جلی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور آواز کس قدر بلند کر سکتا ہے۔ کوئی حد معین ہے یا نہیں۔ حلقہ باندھ کر ذکر کرتے وقت، ذکر کرتے کرتے کھڑے ہو جانا اور سینے پر ہاتھ مارنا۔ ایک دوسرے پر گر پڑنا۔ لپٹ جانا رونا زاری کی دھوم مچنا کیسا ہے۔

الجواب: ذکر جلی جائز ہے۔ حد معین یہ ہے کہ اتنی آواز نہ ہو جس سے اپنے آپ کو ایذا ہو۔ یا کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو تکلیف پہنچے۔ اور ذکر کرتے کرتے کھڑا ہو جانا وغیرہ افعال مذکورہ اگر بحالت وجد ہوں صحیح ہیں۔ کوئی حرج نہیں۔ اور معاذ اللہ ریا کے لئے بناوٹ ہے تو حرام۔ بینھما وسطٌ لا ینکر للحرام۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ صفر کے آخیر چہار شنبہ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض سے صحت پائی تھی۔ بنا بر اس کے اس روز کھانا و شیرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں۔ اس روز کو نحس و نامبارک جان کر گھر کے پرانے برتن گلی توڑ ڈالتے ہیں۔

الجواب: آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت پائی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

علیہ وسلم کا کوئی ثبوت بلکہ مرضِ اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی۔ اس کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے۔ اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے۔ آخر اربعاء من الشھر یوم نحس مستمر مروی ہوا ابتدائی ابتلا سیدنا ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم اسی دن تھی۔ اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتن توڑ دینا گناہ اور اضاعت مال ہے۔ بہر حال یہ سب باتیں بے اصل وبے معنی ہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تاش وشطرنج کھیلنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ دونوں ناجائز ہیں۔ اور تاش زیادہ گناہ وحرام کہ اس میں تصاویر بھی ہیں۔ ودر مسئلہ الشطرنج مبسوطۃ فی الاسترار وغوھا من الخطر واشھادات والصواب الاطلاق المنع کما وضح فی ردالمختار واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

مسئلہ:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سود اور رشوت کا مال توبہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کے یہاں نوکری کرنا اور کھانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زبانی توبہ سے حرام مال پاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ توبہ کے لئے شرط ہے کہ جس جس سے لیا ہے۔ واپس دے۔ وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو دے۔ پتہ نہ چلے تو اتنا مال تصدق کر دے بے اس کے گناہ سے برأت نہیں۔ اس کے یہاں نوکری کرنا، تنخواہ لینا کھانا کھانا جائز ہے۔ جب کہ وہ چیز جو اسے دے اس کا بعینہ مال حرام ہونا معلوم ہو۔ کما فی الھندیہ عن الذخیرہ عن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ واللہ۔

مسئلہ:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو بزرگ عالم حیات میں اپنے معتقدوں کو اگر بعد وصال کے بھی خواب میں تعلیم کریں۔ تو اس پر یعنی خواب کی باتوں پر شرع کی رو سے چلنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ اچھے خواب پر عمل خوب ہے۔ اور اچھا وہ کہ موافق شرع ہو۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ حنانہ لکڑی جو آپ کے فراق میں نالاں تھی قیامت کے دن اس کا کیا حال ہوگا۔

الجواب:۔ وہ جنت کا ایک درخت کیا جائیگا کما فی الحدیث۔ واللہ تعالےٰ۔

مسئلہ:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ازروئے فرمان اللہ ورسولؐ یزید بخشا جائے گا یا نہیں۔

الجواب:۔ یزید پلید کے بارے میں آئمہ اہلِ سنت کے تین قول ہیں۔ امام احمد وغیرہ اکابر اسے کافر جانتے ہیں۔ تو ہرگز بخشش نہ ہوگی۔ اور امام غزالی وغیرہ مسلمان کہتے ہیں۔ تو اس پر کتنا ہی عذاب ہو۔ بالآخر بخشش ضرور ہے۔ اور ہمارے امام سکوت فرماتے ہیں۔ کہ ہم نہ مسلمان کہیں نہ کافر لہذا یہاں بھی سکوت کریں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

جملہ یارانِ طریقت کی خدمت میں دردمندانہ اپیل

غور سے پڑھیں

جملہ یاران طریقت کی خدمت میں گذارش ہے کہ ماہنامہ "انوار الصوفیہ" جو اپنی جماعت کا واحد جریدہ اور ترجمان ہے۔ جس کو قطب وقت غوث زمانہ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری قدس سرہٗ نے شوق و رغبت قلبی سے علم تصوف کی اشاعت اور اس کی تائید کے لئے اپنے ہم عصر علماء و مشائخ کی مشورت سے جاری کیا تھا۔ آج اس ہمارے زمانہ میں اس کی حالت نہایت کمزور ہے۔ یاران طریقت اس کے قیام و بقا کے لئے کاندھا نہیں دیتے۔ گویا وہ اس کی حقیقت سے ناآشنا ہیں کہ یہ نہال تصوف کس عظیم الشان ہستی کا لگایا ہوا ہے۔ اور اس کے لگانے کا مقصد کیا ہے۔ بارہا عرس شریف کے موقع پر اسٹیج پر بھی یاران طریقت کی توجہ اس کی خریداری اور سرپرستی کی طرف نہایت بلیغ الفاظ میں مبذول و منعطف کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ چند دوستوں کے سوا اس کی خریداری کی طرف کسی نے دھیان نہ دیا۔ رسالہ میں بھی کئی بار یہ دردمندانہ اپیل کی گئی ہے۔ مگر کچھ نہ بنا۔ اور جو قلیل خریدار میسر ہوتے ہیں۔ ان کی اکثریت سال گذرنے کے بعد غریبی تنگدستی کا بہانہ کر کے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ اور کئی ایک ضعف بصارت کا بہانہ پیش کر کے رسالہ خریدنے سے انکار کر دیتے ہیں۔

اس طرح تعداد خریداروں کی گھٹتے گھٹتے اس حد تک کم ہو کر رہ گئی ہے کہ آئندہ رسالہ کا زندہ رہنا بہت مشکل نظر آتا ہے۔ اگر یاران طریقت نے معقول اور مناسب طریقے سے رسالے کی دستگیری نہ کی تو رسالہ دم توڑ جائے گا۔ پھر اس کا دوبارہ جاری کرنا یا چلانا اس سے بھی زیادہ مشکل ہوگا۔

ہماری جماعت میں متمول اور مخیر حضرات کی کمی نہیں ہے۔ اگر وہ ہر سال بطور اعانت کے زکوٰۃ یا جیب خاص سے رقم خطیر عطا فرما دیا کریں۔ تو رسالے کے وجود اور اس کی بقا کے لئے کوئی وجہ پیدا ہو سکتی ہے۔ حضرت حاجی امام الدین صاحب بمبئی کلاتھ ہاؤس والے جو خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ پہلے لاہور انارکلی رہتے تھے اب کراچی چلے گئے ہیں وہ ہمیشہ سے رسالہ انوار الصوفیہ کی ہر سال عرس شریف کے موقع پر زکوٰۃ سے مدد کرتے رہے ہیں۔ کبھی پچیس روپے دیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے پچاس کر دیئے۔ امسال عرس شریف کے موقع پر آپ نے مبلغ یک صد روپیہ برائے رسالہ انوار الصوفیہ عطا فرمایا ہے (جزاھم اللہ عنا خیر الجزاء) اس رقم سے بیس زکوٰۃ کے مستحقین کے نام رسالہ جاری کیا گیا۔

اگر ہمارے مخیر یاران طریقت اور خلفاء ان کے نقش قدم پر چلیں تو رسالہ کی اشاعت ہزاروں تک پہنچ

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

سکتی ہے۔ اور ظاہری حسن و جمال سے بھی اپنے اندر شان رعنائی و دلربائی پیدا کر سکتا ہے۔

بعض حضرات جو رسالہ نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں اور اس وجہ سے وہ آئندہ رسالہ چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ اُن کی کم ہمتی ہے۔ اور یہ رسالہ کی خریداری سے انکار کرنے کا جواز نہیں ہے۔ اس لئے کہ رسالہ کا راستہ میں چوری ہو جانا، گم ہو جانا، واپس آ جانا، ہوتا رہتا ہے۔ اس کا واحد علاج یہ ہے کہ ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر دوبارہ طلب کر لیا جائے۔ چنانچہ جو صاحب دوبارہ طلب کرتے ہیں ہم ان کو فوراً رسالہ دوبارہ بھیج دیتے ہیں۔ اس کا علاج یہ نہیں کہ رسالہ نہ ملے تو غصے سے خاموش ہو کر بیٹھ رہیں۔ اور جب سال گذرنے کے بعد چندہ طلبی کا پوسٹ کارڈ بھیجا جائے یا سُرخ نشان والا رسالہ پہنچ جائے۔ تو کہہ اٹھیں کہ ہمیں تو رسالہ نہیں ملتا رہا۔ لہذا ہمارا سابقہ چندہ بھی لوٹا دیا جائے اور آئندہ کے لئے ہمارے نام رسالہ بند کر دیا جائے۔ ہمیں رسالہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

رسالہ کی مالی کمزوری کے باعث وقت پر رسالہ شائع نہیں ہوتا۔ اس میں بڑی کوشش کے باوجود بھی غیر معمولی تاخیر ہو جاتی ہے۔ موجودہ مہنگائی کے پیش نظر کتابت اور طباعت اور کاغذ اور بائینڈنگ کے اخراجات پہلے سے دوگنے ہو گئے ہیں۔ پانچ روپے سالانہ چندہ میں رسالہ جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ اور اگر رکھا جا سکتا ہے تو اس صورت میں کہ پیر والا سے لے کر مُریدوں تک سب کے سب حسب استطاعت رسالہ کی امداد فرمائیں۔ خلفا اپنے حلقہ عقیدت سے بہت سے خریدار عطا فرمائیں۔ ورنہ میں تنہا یہ کام کہاں تک نباہ سکوں گا۔ آج نہیں تو کل رسالہ بند ہو جائے گا۔

یارانِ طریقت! سُنو اور گوشِ ہوش سے سُنو۔ آپ کو حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کے ساتھ محبت و عقیدت ہے تو آج ہی ان سطور کو پڑھ کر اپنے احباب سے خریدار بناؤ اور ان کا چندہ وصول کرو اور دفتر کو بھیجو۔ اور جو مالدار حضرات ہیں وہ امدادی رقوم ارسال کریں۔ اور جو خلیفہ مجاز ہیں۔ وہ بھی کم از کم اپنے مریدوں سے بیس خریدار یا اپنی جیب خاص سے سَو روپیہ نقد ارسال فرمائیں۔ اگر عقیدت مُردہ ہو چکی ہے تو پھر آپ پر ہمیں کوئی گلہ نہیں ہوگا۔ کئی دوست پوچھتے ہیں کہ رسالہ کی اشاعت کتنی ہے۔ تو ان کو جب بتایا جاتا ہے تو وہ حیران ہوتے ہیں کہ اتنی بڑی جماعت اور اشاعت اتنی قلیل۔ ویا للعجب۔

ہمارے یارانِ طریقت میں خلفا اور مقربین حضرات کی بھی کمی نہیں ہے۔ ان کو بھی میں مخاطب کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنے حلقۂ اثر سے رسالہ انوار الصوفیہ کی اشاعت کو زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت امیر ملت کا فرمان ہے جس نے فقیر کو راضی کرنا ہے وہ رسالہ کا خریدار بن جائے۔ اگر پڑھا ہوا نہیں تو کسی سے پڑھوا کر سُن لے۔ ہر جماعتی نقشبندی کے گھر رسالہ انوار الصوفیہ کا ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھوں گا کہ میری اس درد بھری اپیل کا کتنا اثر ہوتا ہے۔ بقیہ صفحہ ۴۹

(گوھر)

نوٹ

موضع مقبولپور کے سالانہ عرس کی روئیداد اور بعض ارتحالات نام گنجائش کی وجہ سے رہ گئے۔ ان کا آئندہ ذکر ہوگا (مدیر)

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/ www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اطلاعات

علی پور شریف ۔ ۳۰ر اگست بروز بدھ رات کو عشا کی نماز کے بعد شمالی حویلی میں چھت پر حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کے سالانہ عرس شریف کی تقریب میں ایک نورانی محفل منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا محمد شریف صاحب خطیب ٹوسکہ اور مولانا محمد شفیع صاحب خطیب کامونکے منڈی اور مولانا مشتاق الرحمٰن خطیب گودہ پور۔ سیالکوٹ نے اپنے مواعظ سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ قاری محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ نقشبندیہ نے قرآن کا ایک رکوع نہایت دلکش آواز اور لہجہ سے تلاوت فرمایا حضرت علامہ جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے دو خوردسال صاحب زادوں نے بھی قرآن پڑھ کر سُنایا جس سے حاضرین کے قلوب نہایت خوش ہوئے جناب مولانا کلیم صاحب شاعر دربار علی پور شریف نے حضرت امیر ملت کی مدح میں اپنا قصیدہ پڑھ کر سنایا آخیر میں حضرت علامہ جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب نے قرآن پاک کی آیتہ واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخیفۃً ودون الجھر من القول تلاوت کرکے فرمایا۔ کہ قرآن پاک میں ذکر خفی کا حکم ہے۔ ذکر جلی کرنا جس سے سوتے کو یا بیمار کو تکلیف اور نماز پڑھنے والے کو تشویش ہو جائز نہیں ہے۔ بعد ازاں متعدد قرآن شریف کے ختمات کا ثواب حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کی روح کو پہنچایا گیا۔ اور صلوٰۃ وسلام کے بعد قریباً بارہ بجے یہ نورانی مجلس ختم ہوئی اور سب حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔

مقبول پور چک ۲۴۳ ع ب لائل پور } پچیسواں سالانہ اجلاس بتقریب عرس شریف حضرت امیر ملت علی پوری قدس سرہٗ ۶/۷ اکتوبر بروز جمعہ و ہفتہ منعقد ہو رہا ہے۔ علی پور شریف سے حضرت شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب ودیگر صاحبزادگان شرکت فرما رہے ہیں۔ اس دو روزہ جلسہ میں جید علماء اور خوش الحان نعت خوان اور شعراء کو دعوت شرکت دی گئی ہے

چک نمبر ۱۸۶ ساہیوال } ۱۴/۱۵ اکتوبر بروز ہفتہ اتوار صوفی غلام محمد جامی نقشبندی کے مکان پر سالانہ عرس شریف منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا الحاج پیر سید بشیر حسین شاہ صاحب اور مولانا الحاج حضرت معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب تشریف لاکر یارانِ طریقت اور حاضرین جلسہ کی سعادت کا سامان مہیا کریں گے۔

لاہور فیصت روڈ ۳۰/۱ } ہمارے محترم دوست خواجہ عزیز صاحب کو برسہا برس سے اولاد کی تمنا تھی۔ آپ نے اپنے پیرومرشد شمس العلماء مصور فطرت امام امام المشائخ حضرت خواجہ سید حسن نظامی دہلوی کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا تھا آپ نے فرمایا اللہ تم کو اولاد ضرور دے گا۔ اگر لڑکی ہو تو اس کا نام سلیمہ اگر لڑکا ہوا تو اس کا نام ابوذر ثانی رکھنا چنانچہ حسب بشارت ۱۹۶۰ء کو لڑکی ہوئی جس کا نام سلیمہ

bakhtiar2k@gmai.com https://vimeo.com/user13885879 https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.flickr.com/photos/34727076@N08/ www.marfat.com Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

رکھا گیا۔ اور ۴ر اگست ۱۹۶۳ء کو لڑکا ہوا جس کا نام ابوذر ثانی رکھا گیا۔ اس کے بعد ۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ایک اور لڑکی ہوئی جس کا نام عافیہ رکھا گیا۔ اس کے بعد ۴ر اگست ۱۹۶۷ء کو ایک اور لڑکا ہوا جس کا نام خواجہ سلمان ثانی رکھا گیا۔

ادارہ انوار الصوفیہ خواجہ عزیز صاحب کو اس اولاد کی ولادت پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ یہ بچے بڑے ہو کر اتباع شریعت میں ان بزرگوں کے نقش پر چلیں جن کے نام پر خواجہ صاحب نے ان کے نام رکھے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ خواجہ صاحب ان بچوں کی تعلیم و تربیت بھی حضرت ابوذر اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نہج پر کرائیں گے۔

ارتحال شاہجہانپور (بھارت) جناب اشرف علی خاں صاحب جو قبلۂ عالم محدث علی پوری قدس سرہٗ کے مخلص مرید اور سچے عاشق اور پابند شریعت طریقت تھے، ۱۸ اگست ۱۹۶۷ء کو بروز جمعہ وفات پا گئے ہیں۔ جملہ قارئین رسالہ سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

کوہاٹ ۔ کوہاٹ میں ایک دیرینہ یار طریقت جمال دین جنگل خیل اور ملک نور محمد سکنہ گڑھی نواز خاں کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ دونوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

حلقۂ ذکر ۔ باقاعدہ جمعہ کے دن بعد از نماز جمعہ بابو غلام حسین صاحب کے مکان پر حلقۂ ذکر ہوتا ہے ختم شریف خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی پڑھا جاتا ہے۔ قرآن خوانی اور نعت خوانی بھی ہوتی ہے۔ مقامی یاران طریقت بڑے شوق سے شمولیت کرتے ہیں۔

اخبار آستانہ عالیہ علی پور شریف

۳۰ر اگست بروز بدھ رات کو عشاء کی نماز کے بعد حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کا سالانہ عرس شریف بڑی دھوم اور شان سے منایا گیا۔ اعلیٰ حضرت مولٰنا الحاج شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی تا دم تحریر حیدر آباد دکن تشریف فرما ہیں چند ایام تک آپ کی مراجعت کی توقع ہے۔ حضرت علامہ جوہر الملت مولٰنا الحاج پیر سید اختر حسین شاہ صاحب ۳۰ر اگست کے بعد عرس شریف سے فارغ ہو کر لائلپور تشریف لے گئے۔ تاحال آپ وہیں رونق افروز ہیں۔ ۷ اکتوبر کو آپ موضع مقبول پور ضلع لائل پور میں ایک جلسہ پر تشریف لے جائیں گے۔ وہاں دو روز قیام کے بعد موضع یتیم کے جو یعقوب پور کے قریب ہے صرف ایک یا دو راتوں کے لئے مولوی اللہ رکھا صاحب مرحوم کے سالانہ عرس پر تشریف لے جائیں گے۔ حضرت مولٰنا الحاج معین الملت پیر سید حسین شاہ صاحب بمقام تربیلہ ضلع ہزارہ میں تشریف فرما ہیں۔ وہاں آپ بر لب دریا ایک اپنا مکان گرمیوں کے موسم کے لئے تعمیر فرما رہے ہیں۔ ۷ ار اکتوبر مطابق یکم کاتک موضع ونتو تحصیل قصور ایک جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔ حضرت مولٰنا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب اور حضرت مولٰنا الحاج پیر سید انور حسین شاہ صاحب و حضرت مولٰنا الحاج پیر سید بشیر حسین شاہ صاحب علی پور شریف رونق افروز ہیں۔

تبلیغی جلسہ راجہ جنگ

راجہ جنگ ضلع لاہور میں انجمن جمعیۃ الاصناف

bakhtiar2k@gmail.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k

www.ameer-e-millat.com www.ameeremillat.org http://ameeremillat.com.pk/
http://www.maktabah.org www.ameeremillat.com www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

کے زیر اہتمام جامع مسجد خاکی شاہ میں ۲۲، ۲۳ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ ایک شاندار تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ دہابیوں نے اپنے اثر و رسوخ سے اس خالص مذہبی جلسہ کو رکوانے کی بے حد کوشش کی۔ مگر خدا کے فضل و کرم سے ان کو مایوسی اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ علماء احناف نے اپنے مسلک کے مطابق پُرجوش تقریریں کیں۔ حضرت علامہ مولنٰنا حافظ محمد عبد العزیز صاحب نقشبندی مرتضائی نے نماز جمعہ سے قبل حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضر ناظر ہونے اور دیگر فضائل پر بحوالہ کتب دو گھنٹے تقریر پُر تاثیر فرمائی۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد تلاوت قرآن اور نعت خوانی کے بعد حضرت مولنٰنا محمد یوسف صاحب خطیب جامع مسجد رائے ونڈ نے کرامات اولیا پر مدلل وعظ فرمایا۔ ان کے بعد شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولنٰنا غلام رسول گوہر نقشبندی جماعتی تصوری نے مذہب مہذب اہلِ سُنّت و جماعت احناف کی وضاحت میں اپنے مخصوص انداز میں ڈیڑھ گھنٹہ وعظ فرمایا جس سے لوگ مولنٰنا کی تقریر سے نہایت محظوظ و مسرور ہوئے۔ پھر قریباً ڈیڑھ بجے صلوٰۃ و سلام اور دعائے خیر پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

صبح حضرت مولنٰنا مفتیٔ اعظم گرجاکھ نے نماز کے بعد سورہ حجرات کے پہلے رکوع کی مالاد تفسیر بیان فرمائی۔ گستاخانِ رسولؐ کا خوب رد فرمایا۔

بروز ہفتہ بعد نماز عشاء کی نماز کے بعد رئیس المناظرین حضرت مولنٰنا محمد عمر صاحب نے حضرت الحاج مولنٰنا صاحبزادہ غلام احمد صاحب شرقپوری کی صدارت میں وہابیوں کے رد میں مدلل تقریر فرمائی۔ بعد ازاں صلوٰۃ و سلام اور دعائے خیر پر جلسہ برخاست ہوا۔ (محمد اکرام)

رسالہ کی زکوٰۃ سے امداد

یہ حقیقت عام حضرات اور یارانِ طریقت پر روشن ہے کہ ہماری جماعت کا واحد ترجمان ماہنامہ انوار الصوفیہ مالی اعتبار سے بہت کمزور ہے اس کی اشاعت اِتنی قلیل ہے کہ سال بھر اس کی طباعت و کتابت کا خرچ اس ہوشربا گرانی کے زمانہ میں پورا کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ہر سال اس کے لئے مدیر کو قرضہ کا زیر بار ہونا ناگزیر ہوتا ہے۔ یارانِ طریقت کامل توجہ نہیں کرتے۔ دوسرے لوگ اس لئے اس کا خریدار نہیں بنتے کہ یہ ایک جماعت کا مخصوص رسالہ ہے۔ بدیں وجہ ہر سال قارئین رسالہ میں جو مخیر حضرات ہیں رسالہ کی وساطت سے ان کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ رجب کے مہینہ میں مال زکوٰۃ سے رسالہ کی امداد فرمائیں۔ ایسی رقوم سے ایسے لوگوں کے نام ایک سال کے لئے رسالہ جاری کیا جاتا ہے جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ اس طرح رسالہ کی اشاعت بھی بڑھتی ہے اور زکوٰۃ بھی ادا ہو جاتی ہے۔ دینی مدارس کے غریب طلباء کے متعدد خطوط ہمیں وصول ہوتے ہیں کہ ان کے نام زکوٰۃ فنڈ سے ایک سال کے لئے رسالہ جاری کیا جائے۔ جو حضرات زکوٰۃ سے امداد کریں گے اُن کے نام کا اعلان رسالہ میں کیا جائے گا۔ اور یہ بھی بتایا جائے گا کہ ان کی رقم سے کتنے غربا کے نام رسالہ جاری کیا گیا۔

اس ماہ درج ذیل حضرات نے ماہنامہ انوار الصوفیہ کی اعانت فرمائی۔ ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔

۱۔ رئیس الاطباء حضرت مولنٰنا الحاج حکیم خادم علی صاحب۔ ایک خریدار
۲۔ حضرت مولنٰنا الحاج محمد امیر غوری نقشبندی جماعتی ۲ خریدار
۳۔ حضرت مولنٰنا صاحبزادہ شمس الحق صاحب نقشبندی جماعتی ضلع ماڑی گجرات ۲ خریدار
۴۔ حاجی اللہ دوحایا صاحب ۲ خریدار

bakhtiar2k@gmai.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain www.marfat.com
https://vimeo.com/user13885879 www.flickr.com/photos/34727076@N08/ Flickr: Bakhtiar2k